دنیا کی دو بڑی جماعتین

ایک لیکچر

جو گوبند رام سوامی باشندہ رانی کا ڑا ے پو
انبالہ ملازم گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس شملہ

نے

آریہ سماج شملہ کے سالانہ جلسہ مین دیا تہا

سنہ ۱۸۹۰ء

مطبع متہرا پریس مین اہتمام سے منشی رام نراین کے چہپا

براہ مہربانی اپنے دیگر دوستون وغیرہ کو بہی کہلا دین

التماس

سمجہہ اور تجربہ کے موافق دہرم جیسے بہاری مضمون پر اپنے خیالات
خدمت مین عرض کرتا ہون ۔ اُمید قوی ہے کہ کُل بہائی غلطی کو
معاف فرما کر سچائی سے فائدہ اوٹہاوینگے

راقم کمترین } گوبند رام سوامی

دنیاکی دو بڑی جماعتین

جب مذہبی دنیاکی ظاہری صورت اور ناموں پر نظر ڈالی جاتی ہے تو لاکھوں کروڑون طرح کے آدمی پائے جاتے ہین - کوئی اپنے کو عیسائی کہتا ہے کوئی محمدی تبلاتا ہے کوئی ہندو نام رکھتا ہے کوئی بدھ ہونے کا فخر کرتا ہے - کوئی اپنے کو بائیبل کا پیرو تبلاتا ہے - کوئی قران کو الہامی کتاب جانتا ہے - کوئی ویدون ہی مین دنیاکی شروع سے اخیر تک کے علوم اور صداقتون کو بند تبلاتا ہے کوئی جٹا دہاری ہے - کسی نے گھوٹ منڈایا ہوا ہے - غرضکہ جس کو دیکھو اپنی علیحدہ ہی صورت اور جدا ہی عقیدہ ظاہر کرتا دیکھا جاتا ہے -

باوجودیکہ بیرونی حالات شکل اور عقیدون وغیرہ مین اس قدر اختلاف پایا جاتا ہے - مگر دہرم کے بھاری اور بنیادی اصولون کے لحاظ سے کل مذہبی دنیا دو بڑی جماعتون یا سماجون مین تقسیم ہو سکتی ہے -

اول وہ لوگ جنہون نے اپنا سب کچھ سنسار کی بھلائی اور سچائی اور انصاف کے راستہ مین قربان کرنیکے لئے سمجھا ہوا ہے - جن کے بھیتر سے جن کے باہر سے جن کے من سے جن کے دہن سے ہر وقت ہر حال مین مصیبت مین خوشی مین سچائی - انصاف اور پریم کی جے ہوتی ہے - اون کا منہہ سچائی اور انصاف کے پہول برساتا ہے - اُن کے ہاتھہ سچائی - انصاف اور بہلائی کے کام کرتے ہین - اون کے پاؤن سچائی انصاف اور بہلائی کے کامون پر چلکر جاتے ہین - غرضیکہ اُن کے ہر ایک جسمانی - روحانی اور عقلی طاقت سے دیا اور پریم کا جھنڈا لہراتا ہے - حق کی جے ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کے جھوٹ اور بے ایمانی کا منہہ کالا ہوتا ہے - ایسے لوگ بال بچون اور استری کے سنگ مین رہتے ہین مگر اون کے موہ جال مین پڑکر وہ کبھی سچائی اور انصاف کے

عالمگیر اصولون سے منہہ نہین موڑتے - ایسے لوگ دہن دولت کماتے ہین - مگر کیا اون کے ماننے مین اور کیا اوس کے خرچ کرنے مین سچائی انصاف اور ایشور پریم کی عظمت کو ظاہر کرتے ہین - غرضیکہ وہ لوگ کہ جو اس تمام برہمانڈ کے پرم مالک پر پورا پورا بہروسہ کرکے اپنی زندگی کو سچائی انصاف اور بھلائی کے راستہ مین قربان کرنا ہی اپنا سب سے بڑا فرض سب سے بڑی راحت جانتے ہین - دہن جاتا رہے گھربار جاتا رہے - عزت جاتی رہے - گھر اور سوسائٹی کے لوگ جواب دیدیوین - مگر سچائی اور انصاف کے عالمگیر اور بڑے طاقتور اصولون کی صدق دل سے پیروی کرکے پرماتما کی مہمان مہمان کرتے چلے جاتے ہین - نہ دوست کے واسطے کبہی جہوٹ بولتے ہین نہ دشمن کے واسطے کبہی فریب کا جال بچہاتے ہین - جو اپنی بیاہی بیوی کے سوائے کل سنسار کی عورتون کو مان بہن اور لڑکی کے برابر سمجہتے ہین - جو نہ اپنے ذائقہ کے لئے اور نہ اپنے یا غیرون کے بچانے کے لئے کبہی کسی حال مین کسی بے گناہ آدمی یا جانور کی جان لینا تو درکنار تکلیف دینا ہی روا نہین سمجہتے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے لوگ (خواہ وہ کسی دیس یا کسی قوم کے ہون کسی قسم کا لباس رکہتے ہون کسی صورت وشکل کے ہون خواہ جٹان رکہتے ہون یا گہوٹ منڈایا ہوا ہو خواہ لمبی دہوتی رکہتے ہون یا بڑا غرارہ اور تپلون پہنے ہوئے ہون - جگت سیٹہہ ہون یا جہاڑو ٹوکرا ایک روزی کماتے ہون - عیسائی اپنا نام رکہتے ہون یا اپنے آپ کو موسائی کہتے ہون دل مین پرمیشور کا دہیان کرتے ہون یا اپنی بچون جیسی عقل کے موافق کوئی مورتی سامنے رکہکر گہنٹے گہڑیاں سے اپنا پریم ظاہر کرتے ہون) مہاتما مہرشی اور خدا پرست ہین -

دوسرے وہ لوگ ہین کہ جن کے انتہ کرن جہوٹ چہل کپٹ اور ہر ایک قسم کی شرارت اور بدکاری کے کیچڑ سے بہرے ہوئے ہین جدہر جاتے ہین جو کام کرتے ہین - دنیا کے راستہ مین جہوٹ فریب اور بدکاری کے گڑہے کہودتے چلے جاتے ہین - بے ایمانی جہوٹ اور فریب سے روپیہ کماتے ہین اور عیاشی و حرامکاری کے سامانون مین صرف کرتے ہین - اپنے کاروبار اور ہر ایک برتاؤ مین جہوٹ اور حکمت عملی اور زمانہ سازی کا زہر گہولکر دنیا مین وہ فساد اور ابتری برپا کرتے ہین کہ جن کی طفیل بڑے بڑے خاندان اور کارخانے تباہ ہوتے چلے جاتے ہین چندروزہ دولت اور نام حاصل کرنے کے شوق مین سچائی اور انصاف کے

اُلٹی قانونون سے منہہ موڑتے ہین اور آخرکار اپنی کرنی سے چکنا چور ہوکر جہنم آباد کا رستہ لیتے ہین - نہ مظلوم کو دیکھتے ہین نہ بیگناہ کو دیکھتے ہین - دو کوڑی کے لئے خدا - عا
اور ایمان سب کو بازارون دفترون اور کارخانون مین نیلام کرنے مین دریغ نہین کرتے
جو کچہریون اور عدالتون مین منصفون اور اہلکارون کا سوانگ بہرے ہوئے حرام
مال سے اور غریبون اور بیگناہون کے خون سے اپنے شیطانی جسم کو پالتے ہین - جو کالی
پیلی وردی پہنکر زبردستون کے سامنے گیدڑ اور غریبون کے ستانے کے لئے شیر بنجاتے ہین
جو وکیلون سرپنچون کا سوانگ بہرکر لوگون مین فیصلہ اور صلح کرانیکے بجائے جہوٹے مقدمے
لڑاکر روپیہ اکٹہا کرتے ہین اور اوس روپئے سے بڑے بڑے محلات اور بگہی شکرم وغیرہ بنا کر
جنٹلمین اور معززون کا سوانگ بھرتے ہین - جو بارہ گرہ کو گز اور بارہ چھٹانک کو سیر بنا کر
لوگون کے کپڑے اُتارتے ہین - اور برادری مین سیٹہہ جی پنچ جی کا پگڑ باندہ کر بیٹھتے ہین -
جو اپنی مان بہنون کو مان بہن سمجھتے ہین - لیکن دوسرون کی مان بہنونکو بیسوا اور کسبی کے
برابر جانکر بدنیتی کی نگاہ سے دیکھتے ہین - جو جہوٹے تمسک اور جہوٹے بہی کہاتے چھپتے ہین اور
قلم قصائی کا معاملہ کرکے لوگون کے گہربار نیلام کرتے ہین جو اپنی بیویون کو تو پارسائی کا اوتار
چاہتے ہین اور نہین چاہتے کہ سورج بہی اپنی نگاہ سے اُن کے پردہ حیا مین فرق ڈالے یا باہر کی
ہوا اون کے بدن سے لگ کر اون کی عصمت کو خراب کردے - اور خود طوائفون اور بدکار
عورتون کو اسیطرح سرہانا دیتے ہین کہ جیسے ایک سعادتمند لڑکا اپنی والدہ کو دیا کرتا ہے
اور اُن کی چرن سیوا کو اپنی عزت اور امیری کا طرۂ سمجھتے ہین - وغیرہ وغیرہ -

ایسے لوگ (خواہ وہ ہندوستان کے ہون یا انگلستان کے ہون جگناتھ کے پنڈے ہون یا مکے کے مجاور ہون - سرپر جٹان بڑہا کر کہڑاؤن پر چلتے ہون یا گہوٹ منڈا کر لنبی ڈاڑہی رکھتے ہون خواہ بید وشاستر کی دوہائی دیکر اُپدیشکون کا سوانگ بھرے ہوئے ہون یا قرآن انجیل بغل مین دباکر بازارون مین وعظ کرتے ہون - اپنا نام محمدی رکہا ہوا ہو یا عیسائی - برہمو سماج کے ممبر ہون یا آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہون - دیو سماج کے سہایک ہون یا جین کے اصولون کا اقرار کرتے ہون - پانچ پانچ وقت کی بناوٹی نماز سے خدا کو دہوکا دیتے ہون یا بگلا بھگتی کی پوجا

مین پہرون گھنٹی ہلاتے ہون غرضیکہ کسی بہیس کسی رنگ کسی ملک کے ہون) چانڈال سماج شیطان سماج اور کافر سماج کے ممبر ہین ؁

جیسے اپنا نام منشی رکھہ لینے اور منشیون کا سوانگ بہرنے سے کوئی اصل منشی نہین ہو سکتا۔ جیسے شیر کی کہال پہنکر کوئی گیدڑ درحقیقت شیر نہین بن سکتا۔ جیسے گدہا گھوڑے کے کان اور دُم لگاکر اصل مین گہوڑا نہین ہو سکتا ویسے ہی اِس سماج یا اُس سماج کے رجسٹر مین اپنا نام لکھاکر اِس سماج یا اُس سماج در اصل ممبر نہین ہو سکتا ہے دہرماتما اور خدا پرست اپنا نام رکھہ لینا بہت ہی آسان کام ہے۔ مگر فی الحقیقت دہرماتما اور خدا پرست ہونا بہت ہی مشکل ہے۔ یہہ نام اور باہر کا بہیس نہین بلکہ ہماری دل کی خاصیت اور زندگی کی رفتار ہے جو ہمارے **خدا پرست یا شیطان پرست** ہونے مین بخوبی تمیز تبلاتی ہے۔ جن لوگون کی روزمرہ زندگی تو شرارت اور ہر قسم کی بے ایمانی سے بہری ہوئی ہے اور جنہون نے صرف اِس سماج یا اُس سماج کے رجسٹر ممبران مین اپنا نام درج کراکر اپنے آپ کو نجات یافتہ اور مکتی یافتہ مانکر دوسرون کو (جو چلن مین اون سے اچھے ہی ہین) حقارت کرنا سیکھہ لیا ہے وہ گمرہی کے ایک بڑے بھاری گرداب مین پڑے ہوئے ہین۔

جن کی نگاہ ظاہری صورت سے پرے نہین دیکھہ سکتی صرف وہی نام اور باہر کے بہیس وغیرہ کو دیکھہ کر دہوکھے مین آسکتے ہین۔ مگر معاملات کی جڑ کو کہوجنے والے اور بہیس اور نامونکے پردونکے تلے غوطہ لگانے والے زندگی کی رفتار اور چال چلن کو ہی سب سے بڑی کسوٹی جانتے ہین اُن کو معلوم ہے کہ جیسے روپیون کا کہرا کہوٹا ہونا اون تہیلیون کی رنگت اور کتر چہانٹ پر منحصر نہین ہے کہ جن مین پڑا ہوا ہے۔ ویسے ہی کسی شخص کا دہرماتما یا پاپی ہونا ظاہری شکل و صورت اور نام اور بہیس وغیرہ پر ہرگز ہرگز انحصار نہین رکہتا ؁

جن لوگون نے مذہبی دنیا کی تواریخ اور حالات کو پڑہا ہے اور موجودہ معاملات پر غور کرتے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ محض نام اور بہیس اور چند اقرارون یا انکارون مین ہی کسی کو دہرماتما یا پاپی جان لینے سے دنیا مین کسقدر قتل خونریزیان ہوئی ہین۔ اور اِس چہلکون اور ہڈیون کی لڑائی مین کسقدر فساد اور ابتری برپا ہوئی ہے ایک مصنف کا بیان ہے کہ "دنیا مین جسقدر لڑائیان اور خونریزیان ہوئی ہین اُنمین قریباً تین چوتھائی مذہبی جھگڑون کے باعث ظہور مین آئی ہین"۔ راماننديون سے نے

یونانندیون کے خون بہائے ہین - یونانندیون نے رامانندیون کو قتل کیا ہے - رومن کیتہلک نے پروٹسٹنٹون کو آگ مین جلایا ہے - اور پروٹسٹنٹون نے رومن کیتہلک کو دریاؤن مین بہایا ہے مسلمانون نے ہندون کو تہ تیغ کیا ہے اور ہندؤن نے مسلمانون کی بیخکنی مین کوشش کی ہے وغیرہ وغیرہ - کہان تک بیان کیا جاوے ایک عجیب فساد برپا ہوا ہے - اس تمام کی بنیاد بہت کچہہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ لوگون نے دہرم اور پاپ - خدا پرستی اور شیطان پرستی کو صرف باہر نام بہیس اور چند ظاہری رسوم اور کسی خاص کتاب کو الہامی یا خدائی ماننے مین ہی سمجہا ہوا ہے - جب ایک فریق دوسرے جیسا نام بہیس طریق عبادت یا چند رسوم نہین رکہتا تو دوسرا فریق پہلے کو اور پہلا دوسرے کو کافر اور ملحد جانتا ہے - اگر اصلی دہرم اور پاپ کے لحاظ سے محبت یا نفرت کیجاتی (جو درحقیقت ہونی چاہئے) تو دنیا کا کچہہ اور ہی نقشہ نظر آتا - آجکل ہم ایک دوسرے سے عموماً ایسے ایسے سوال کرتے ہین "آپ کیا مانتے ہو" اور جب ایسے ایسے جواب پاتے ہین کہ "مین خدا کی ہستی کو مانتا ہون" "حضرت عیسی کو پیغمبر خدا جانتا ہون" "حضرت محمد صلعم کو خدا کا رسول اور خاتم النبین مانتا ہون" "ویدون کو غلطی سے بالکل مبرا سمجہتا ہون" وغیرہ وغیرہ - تو بس ہم اوس آدمی کی طرف سے اپنے ویسے ہی زبانی عقیدون کے لحاظ سے خوش یا ناخوش ہو کر اُسکے پاک یا ناپاک - خدا پرست یا کافر ہونے کے لئے کافی سمجہہ لیتے ہین - حالانکہ ہمارے بڑے سوال ایسے ایسے ہونے چاہئین - "آپ کس طرح سے روپیہ کماتے ہو" "اپنے کاروبار مین سچائی اور ایمانداری سے کبہی رُوگردانی تو نہین کرتے" "اپنی دہرم سے کمائی ہوئی دولت اپنے عیاشی کے سامانون مین خرچ کرتے ہو یا اپنی ضروریات نکالکر باقی کو سچائی اور انصاف کے پہیلانے مین خرچ کرتے ہو" "اپنے کانشس اور سچائی کی پیروی مین کسی تکلیف کو تکلیف اور بدنامی کو بدنامی تو نہین سمجہتے" وغیرہ وغیرہ - ایسے ایسے سوالات کے جواب ہین جو خدا پرستی اور شیطان پرستی کا بہت کچہہ فیصلہ کرتے ہین - اور دہرماتما اور پاپی کو تمیز کرنے کے لئے بہت کچہہ کسوٹی کا کام دیتے ہین ❖

پیارے بہائیو - ہمکو دنیا کے مختلف نامون اور بہیسون کے بہیتر دہرم کی روح کو تلاش کرنا چاہئے - اور محض نام اور بہیس کو آگے رکہکر دہرماتما اور پاپی کا فیصلہ کردینا دہرم اور عقل دونون سے بعید ہے - جو لوگ پہلے اس غلطی مین پڑے ہین - اُنہون نے سخت نقصان اُٹہایا ہے اور جواب

پڑتے ہین یا آیندہ کو پڑین گے وہ ادہرم کی خوفناک غار مین گرتے ہین اور گرین گے - کیونکہ نام اور بھیس تو ہمیشہ ایسے ہی مختلف رہین گے - کہ جیسے ہمارے قد و قامت - شکل و صورت تمام دنیا مین ایک دوسرے سے نہین ملتی - اسلئے اے دہرم کے متلاشیو! بیرونی نامون اور بھیسون کی بیہودہ اور خوفناک لڑائی کو بیوقوفون اور کوتہ اندیشون پر چھوڑ کر خود اوسی اصل چیز اور اصل رتن کی تلاش کرتے چلے جاؤ - کہ جو فی الحقیقت دہرم ہے - خواہ وہ کسی نام مین ہو - کسی بھیس مین ہو کسی کتاب مین ہو کسی بادی مین ہو - سنسکرت مین ہو - یا عربی مین ہو - انگریزی مین ہو - یا [illegible] مین ہو - بیرونی بھیس اور نام کو کبھی دہرم کے ساتہہ مت ملاؤ - ان دونون چیزون کو ہمیشہ جدا کرکے دیکھنے اور غور کرنے کی عادت پیدا کرو - خواہ مخواہ کے جھگڑون اور فسادون مین تہوڑی سی عمر کو برباد کردینا دانائی اور عقلمندی سے بعید ہے جہان پر مشور کا نام پریم اور صدق دلی سے گایا جا رہا ہو جہان سچائی اور انصاف کے اصولون سے کسی صورت مین دنیا کی بھلائی کی تجاویز ہو رہی ہون - اونمین فوراً اپنی تمام عملی ہمدردی کو شامل کردو - اس تنگدلی کو بالکل دل سے خارج کردینا چاہیئے - کہ او ہو وہ تو براہمہ سماجی ہے اوس کے لیکچر مین نہین جاتے اوس یتیم خانے کا انتظام تو آریہ سماج کی طرف سے ہے اوسے مدد نہین کرتے - اس اصلاح کا مجوز تو عیسائی ہے اوس سے ہمدردی نہین کرتے - وغیرہ وغیرہ - ہمکو چاہیئے کہ جو لوگ ہمارے خیالات سے کسیقدر کچھہ مختلف ہی ہون اور ہمارے جلسون مین نہ آتے ہون خود اون کے جلسون مین جائین - اور جسقدر اون کے نیک اور بھلائی کے کام ہین اون مین شریک ہوکر اپنے آپ کو سچا دہرماتما ظاہر کرین اور اپنی مثال سے اُن کو اونکی تنگدلی پر شرمندہ کرین - محبت اور نرمی سے اپنی صداقت اور اون کی غلطی کو اونپر ظاہر کرین - اور بلا تعصب اون کی صداقت اور خوبی کو اپنے بھیتر جذب کرین اور اوسکی داد دین - تعصب اور ہٹ دہرمی کو چھوڑنا بہت ہی مشکل کام ہے - یہہ سانپ کے زہر کی طرح چپ چاپ ہمارے دل کی رگ رگ مین رم جاتی ہے ٭

مگر پہر بہی جو اپنے دل کی پڑتال اور اپنے نقصون پر متواتر دہیان رکھتا ہے - وہ اس بیماری سے بہت کچھہ بچا رہتا ہے - اس سال شملہ براہمہ سماج کے سالانہ جلسہ مین اس قسم کی بات چیت ہوئی تہی دو آریہ سماج کے ممبر کہتے تہے کہ براہمہ سماج کے ممبر ہمارے جلسون مین نہین آتے اور ہم اون کے

جلسون مین جاتے ہین اور براہمہ سماج کے ممبر کہتے تھے کہ ہم جاتے ہین اور آریہ لوگ ہمارے
جلسون مین نہین آتے" وغیرہ وغیرہ۔ خیر یہہ گلہ اور شکایت تو کچہہ ہی ہو۔ مگر بڑا سوال یہہ ہے
کہ جو لوگ ایک دوسرے کے جلسون مین جاتے بہی ہین وہ کونسا دل لیکر جاتے ہین "دیا نسے
کچہہ فایدہ اُٹھانے کے لئے شریک ہوتے ہین یا ایک دوسرے کی عمدہ اور معقول کارروائی کا بہی خاکہ
اُڑانیکے لئے" اگر اون کی صداقتون سے خود بہرہ مند ہونے اور اپنے تجربون سے اُن کو بہرہ مند کرنے
کے لئے جاتے ہین تو شامل ہونا بڑی تعریف کی بات ہے اور جو شامل نہین ہوتے وہ غلطی پر ہین
لیکن اگر خاکہ اڑانیکے لئے ایک دوسرے کے جلسون مین شریک ہوتے ہین تو اس سے بڑہکر اور شرم
کا مقام کونسا ہو سکتا ہے۔ اور اس شامل ہونیسے نہ شامل ہونا ہی بہتر ہے۔ کسی سماج یا کسی شخص
کے لیکچر مین جانے سے پیشتر یہہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنی بہتری کے لئے اپنے غرور۔ اور خود نمائی
کی دہجا کو تہوڑی دیر کے لئے زمین پر رکہدین۔ اور تعصب کی آہنی چادر کو جسکے ہوتے ہوئے کوئی صداقت
اور خوبی داخل نہین ہو سکتی۔ اپنے دل کے دروازہ سے ہٹا دیوین ؛

اے دہرم کے راستہ کے مسافرو! بے تعصبی اور سچی خاکساری کا لباس پہنکر صداقت کی
تلاش کرتے چلے جاؤ۔ صداقت اور خوبی کی تلاش مین ایک جگہہ بند ہوکر یہہ مت کہدو کہ بس صداقت
کا یہین خاتمہ ہوگیا ہے۔ اس کتاب یا اس ہادی پر ہی صداقت کا جو اظہار ہونا تہا ہوچکا ہے
اس سے بڑہکر اور کسی پر نہین ہو سکتا۔ جیسے دنیا کے دیگر علوم اور ہنر لا انتہا درجہ مین ترقی
پذیر ہین۔ ویسے ہی دہرم اور صداقت کے اسرار اور قوانین کے بہی لا انتہا خزانہ ہین۔ پرمیشور
لا انتہا ہے اوس کا دہرم اور ہر ایک کارخانہ بہی کوئی انتہا نہین رکہتا۔ اگر کوئی حد بہی ہوگی تو وہ
وہی جانتا ہے۔ ہمارا خیال اوس حد کو دیکہنے مین بالکل قاصر ہے۔ گورو نانک جی مہاراج نے کیا سچ
کہا ہے "آپ بے انت کیا بے انت" یعنے وہ پرمیشور خود بہی بے انت ہے اور جو اس نے رچا ہے
وہ بہی بے انت ہے۔ دہرم کے بارہ مین انگلستان کے مشہور عالم نیوٹن کا (جو علمی دنیا مین ایک بڑا
بہاری فلاسفر سمجہا جاتا ہے) یہہ مقولہ ہمکو بخوبی یاد رکہنا چاہئے۔ جو فرماتا ہے۔ کہ "مین علمی لحاظ سے
اوس بچے کی مانند ہون کہ جو ایک بڑے ناپیدا کنار سمندر کے کنارے پر کنکریان چنتا ہو" لا انتہا ترقی
کا اصول جیسے دنیاوی دیگر علوم مین پایا جاتا ہے ویسے ہی دہرم بہی اس بڑے بہاری اصول سے

محروم نہین رکہا گیا - جو غور کرنے والے ہین - وہ اسبات سے ہرگز نہین انکار کرسکتے - اے پیارو اِس
زندگی کے سفر مین جس کوئین سے دہرم اور صداقت کا جسقدر پانی ملے اوس کو پیکر اپنے آتما اور دل کو
تر و تازہ کرتے چلو - اس خام خیالی مین پڑکر اپنے آپ کو اوس راحت بخش جل سے محروم مت رکہو کہ
اگر رام داس نے اِس کوئین کو لگوایا ہے تو اِس کا پانی پیوین گے اگر برہم داس نے لگوایا ہے تو اِس کا
پانی نہ پیوین گے - اگر دریافت ہو تو یہہ ہونی چاہئے کہ اِس کوئین کا پانی کیسا ہے - اِس کی خاصیت
کیا ہے - ان کے بعد دریافت ہونی چاہئے - ہماری حق پرستی انصاف پرستی دیا پرستی کے بہاؤن کو
جہان سے - جس کسی سے - جسقدر - امداد ملے - اوسکو بڑی شکرگذاری کے ساتہہ قبول کرنا چاہئے
یہہ خوفناک تنگدلی کا اصول کہ "ہمارا ہادی سچا ہے - اور سب جہوٹے ہین" - "ہماری کتاب خدا کی
بنائی ہوئی ہے" "اور سب شیطان کی بنائی ہوئی ہین" جسقدر جلد دنیا کے پردہ سے غارت ہو -
اوسیقدر دہرم کی ترقی اور دنیا کی بہبودی کے لئے بہتر ہے اس خام خیالی اور کوتہ اندیشی سے بہرے ہوئے
اشخاص نے دنیا اور دہرم کا جو برا حال کیا ہے وہ ایک تواریخ دان اور پرغور شخص سے پوشیدہ نہین
ہے - اس خام خیالی نے دہرم کو باہر کے نام یعنی خاص کتاب چند اقرار اور انکارون مین مقید
کر کے بیچارے دہرم کی وہ مٹی خراب کی ہے کہ ایک دہرماتما آدمی بڑا افسوس ہوئے بدون نہین رہ سکتا
آج ہی مین اپنے آپ کو کسی سماج کا ممبر مشہور کردون - اوس کے رجسٹر مین اپنا نام درج کرکر اوس کی مدد
مین تہوڑا بہت روپیہ نذر کردون - بس دہرماتما کی پدوی - مہرشی کا تاج حاصل کرنے کے لئے اور زیادہ
ضرورت نہین رہتی - یہہ بہت ہی کم دریافت کیا جاتا ہے کہ اوس مہرشی کا چال چلن کیسا ہے - دل کی
خاصیت کیسی ہے - جس چندہ کے روپیہ نے اوس کو مہرشی کا تاج دلوایا ہے - وہ روپیہ کسطرح اور
کہان سے کمایا ہے ایسے شخص کو دہرماتما اور پن آتما کا خطاب دیدینا کہ جو دہرم کے ہاتہہ پاؤن یعنی
سچائی انصاف اور دیا کو تراش کر روپیہ اکٹہا کرتا ہے - خود دہرم اور پن کو بے عزت کرتا ہے کسی کی
پگڑی اتار کر اوس مین سے وہ گروہ پن کردینا ہزار روپیہ ٹہگی - بے ایمانی اور رشوت ستانی سے لوگون کے
چار روپیہ کا کڑاہ پرشاد یا جپ پاٹہہ کرا دینا یا کسی سماج مین چندہ دیدینا - دن بہر مین منہ گہی ٹہگی سے مار کر
شام کو مندر یا مسجد مین دو پیسہ بہر گہی کا دیا جلا دینا ہرگز ہرگز دہرم دان اور حقیقی دان نہین ہے -
بلکہ سیدہا کہبی پات اور مہا گہور نرک کا راستہ ہے اور دنیا کو دہوکا دہی ہے جو روپیہ مظلومون اور
بے گناہون کے خون مین رنگین ہے - جس روپیہ کے اکٹہا کرنے مین خود دہرم اور انصاف کے گلے
پر چہری پہری ہے ایسے روپیہ کو بدہی مان اور دہرماتما دہرم کے کام مین لگانے سے ڈرتے ہین -
اگر ایک شخص چار پیسے روز محنت حق سے کماتا ہے اور اپنی ضروریات سے بچا کر ایک دمڑی یا آدہی دمڑی
پن کے راستہ مین خرچ کرتا ہے تو وہ سچا دہرم دان ہے اور اوس کا دینے والا دہرماتما ہے - کیونکہ

پن دان کا اچھا ہونا پن دان کے زیادہ ہونے پر اسقدر منحصر نہین ہے جیسا کہ اسبات پر ہے - کہ وہ روپیہ وہ چیز - جس کو دان سمجھکر دیا جاتا ہے - کس طرح سے کمایا ہے اور کس نیت سے دیا ہے ؀
"آیرنون کی چوری اور سوئیون کے دان" کے مسئلہ کی پیروی کر کے ہم اُن شخصون سے دہرماتما دہرمشی وغیرہ کے خطاب حاصل کرسکتے ہین کہ جو دہرم کے قوانین اور اسرارون سے ناواقف ہین اور خود اسی مسئلہ کی پیروی کرتے ہین - مگر سچے دہرماتما ہمکو کبھی دہرماتما نہین کہہ سکتے بعض دفعہ ہم ایسا بھی کرتے ہین کہ ایک عرصہ تک بے ایمانی اور ہر ایک قسم کی دہوکا بازی سے روپیہ جمع کرتے رہتے ہین - جب بہت سا روپیہ جمع ہو گیا - توکسی اُپدیش کی چوٹ یا سوسائٹی مین نام حاصل کرنے کی نیت سے بے ایمانی کی آمدنی کو بند کر دیتے ہین اور مدرسون اور دیگر رفاہ عام کامون مین اوس کا کسیقدر حصہ خرچ کر کے اپنے آپ کو ملکی خیرخواہون اور حق پرستون کی جماعت مین سمجھنے لگتے ہین مگر ہمارا ایسا خیال ہماری سخت گمراہی کا ثبوت ہے کیونکہ گو ہم نے اب بے ایمانی سے روپیہ کمانا چہوڑ دیا ہے اور بڑی قابل تعریف ہمت سے رفاہ عام کامون مین بھی امداد کرتے ہین - مگر بیہ امداد اور چندہ سے ہماری طرف سے کسی طرح دہرم دان نہین ہین - اوروں کو اون سے خواہ کسیقدر فائدہ پہونچتا ہو حقیقی دہرماتما ہونیسے ہم اب بھی لاکھون کوس دور ہین - ہان اگر ہم اپنی ساری کمائی کو جو ایام بے خبری مین بے ایمانی سے جمع کی ہے - اپنے ہان سے کلی طور پر خارج کر کے کوڑی کوڑی رفاہ عام کامون کی بھینٹ دہر کر اور اس سخاوت پر فخر کرنے کی بجائے اپنی پہلی بے ایمانی اور ظلم پر سچے دل سے پچھتاپ اور اندرونی افسوس کی آگ مین جلکر اپنے دل کو اوس مین دگدہ کرین - اور اس کے بعد ایمانداری سے کمائی کر کے اوس مین سے جتنا کچھہ ہوسکے دہرم کی مدد مین دیوین تو بیہ پہلا دان ہی دہرم دان ہوگا - اور پہلا صرف بدن کی بیماری کا نکالنا ہے - ملک بہار کے باشندے سنت بجرنگ بہاری جی کی مثال اس بیراگ کی حقیقت کو خوب ظاہر کرتی ہے - کہ جن کو پاپ کا بودہ ہونے اپنی بڑی حویلی اور مکان وغیرہ جو اونہون نے بے ایمانی کے روپیہ سے بنائے تھے - جلتی ہوئی آگ کی طرح معلوم ہونے لگے تھے اور انہون نے ان سب کو دہرم کے راستہ مین کلی طور پر بھینٹ دہر کر ایک جھونپڑی مین رہنا اختیار کیا تہا ؀

دہرم کی گتی بڑی سوکہشم ہے - اور ہمارے اور دیگر ملکون کے مہاتما رشیون نے دہرم کے راستہ کو کہانڈے کی دہار سے بھی زیادہ تیز بتلایا ہے اگر صرف ان اصول اور اصول کے زبانی اقرار کر لینے یا ان سماج یا اوس سماج کے رجسٹر مین نام لکہا لینے - اور بیہ نام یا وہ نام بدل لینے سے فی الحقیقت دہرماتما اور خدا پرست ہو جایا کرتے تو دنیا مہاتماؤن رشیون اولیاؤن اور خدا پرستون سے بھری ہوئی نظر آتی ؀
گو دہرم کہانڈے کی دہار ہے مگر کہانڈے کی دہار کا نام سنکر ہمکو دہرم کے راستے سے ہمت نہ ہارنی چاہئے

بلکہ دنیا کے بڑے بڑے مہاتماؤن اور اولیاؤن کی زندگی کی مثال سے یہہ سبق سیکہنا چاہیئے کہ دہرم
کو اوّل مین کہانڈے کی دہار ہے مگر آخیر مین امرت اور آب حیات کی دہار بن جاتا ہے - ہمکو سچائی
انصاف اور دیا کے عالمگیر اصولون پہ بے دہڑک ہوکر چلا جانا چاہیئے - اس سفر مین ایک پرمیشور کو اپنا
سہایک اور سب سے پیارا جاننا چاہیئے - پرمیشور کی کرپا اور ہماری ہمت ملکر ضرور ہم دن دیکہاویگی کہ
دہرم جو کہانڈے کی دہار ہے امرت کی دہار بنکر ہمارے آتما کو پرمانند اور شانتی بخشیگی - اسکا شاد آ
کر دے گا کہ دنیاوی حادثات کی خوفناک گرمی اور طوفان ہماری آتما کے سمندر کو ہرگز ہرگز پراگندہ
نہ کر سکینگے ٭ اے دہرم کی منزل کے مسافرو! ایمان الہی کی قدرتی مشعل کی روشنی مین
صدق دلی سے چلے جاؤ - اور اپنے کاروبار اور زندگی کے برتاؤ مین کہین اور کسی حالت مین جہوٹ
دہوکا بازی اور بے ایمانی کا ذرا بہی دخل نہونے دو - ذرا ذرا سے معاملات مین بہی انصاف پر نگاہ
رکہو اور نتیجہ کو خدا پر چہوڑ دو - جہوٹ سے اوس وقت کے لیئے خواہ کتنا ہی امن و امان اور فائدہ
نظر آتا ہو - مگر اوس سے ہرگز کام نہ لو - اور سچ سے اوسوقت مین کتنا ہی نقصان اور مصیبت سامنے
نظر آتی ہو - سچ سے منہہ نہ موڑو - جہوٹ کا خیالی امن انجام مین بیحد خرابی اور مصیبت کے طوفان برپا
کرتا ہے اور دہرم کے راستے کا دکہہ اور مصیبت اپنے لئے اور دنیا کے لیئے لاانتہا آنند اور امن و امان
کا باعث ہوتی ہے - دنیا کے تمام مہاتماؤن اور ریفارمرون کی زندگی بڑے زور سے اس صداقت
کی تائید کرتی ہے جو لوگ جہوٹ اور زمانہ سازی اور حکمت عملی سے دہرم کو پہیلانا چاہتے ہین وہ دہرم
کی ترقی نہین کرتے بلکہ اپنی اور دہرم کی مٹی خراب کرتے ہین - ایسا کرنے مین ہمارا ٹہیک اوس ڈاکٹر
کی طرح معاملہ ہے کہ جو اوسی بیمار کا سر کاٹ کر اوسی بیمار کے پہوڑے کو اچہا کرنیکا دم بہرتا ہے"
حقیقی دہرم جہوٹ فریب وغیرہ کرنے کی اجازت دینا تو درکنار - جہوٹ فریب کے خیال تک کو بہی از
حد نفرت کرتا ہے - جو لوگ دنیا مین خداپرست مہاتما اور پیغمبر کہلاتے ہین اون کی کامیابی اور
صداقت کا بڑا باعث یہی ہوا ہے کہ اونہون نے جس اصول کو جسوقت ٹہیک جانا نیا ہے اوس کو
صدق دلی سے اپنی عملی زندگی مین پورا کر دکہایا ہے - یہہ ہرگز خیال نہین کیا کہ دنیا اسکی بابت
کیا سمجہتی ہے اور کیا سلوک کرتی ہے - یہہ سنسیرٹی (سرلتا) یا صدق دلی کا اصول جیسا پہلے
زمانہ مین طاقتور اور ایک بہاری کامیابی کا باعث ہوا ہے - ویسا ہی اس زمانے مین ہے -
جب ہم ایک اصول پر پورے طور پر عمل نہین کرتے یا عمل کرنیکے لیئے تیار نہین ہین - پہر اگر ہم کہین کہ
ہم اس اصول کو مانتے ہین تو ہمارے جیسا جہوٹا اور دہرم کا دشمن اور کون ہو سکتا ہے - جیسے
جواہرات اِدہر اُدہر بکہرے ہوئے نہین بلکہ بڑی بڑی گہری کانون مین بڑی محنت کرنے سے ملتے
ہین - جیسے موتی سطح پر کائی اور کوڑے کرکٹ مین ترتے نہین پہرتے بلکہ سمندر کی تہ مین ہوتے

ہین ویسے ہی دہرم اور اوسکی صداقتون کے رتن باہر کے نام اور بہیس اور چند ظاہر رسوم کے چہلکون اور بیرونی جہوٹی پہون پہان مین نہین ملسکتے - بلکہ تمام نفسانی جذبات اور ناپاکیون سے آزاد ہوکر اپنے آتما اور بیرونی نیچیر (Creation) اور دنیا کے مہاتماؤن کی خوبیون اور اونکی گونا گون تعلیم کے بہیتر گہرا اور بہت ہی گہرا غوطہ لگانے سے ہاتہہ آتے ہین - دہرماتما بننا ایک دو روز کا کام نہین ہے - بلکہ دہرماتما ہونے کے لئے برسون کوشش اور کشمکش اور مصیبتون کے طوفان سے گذرنا پڑتا ہے ۞ پیارے ہموطنو! اب مین اپنی عرض کو ان چند الفاظ اور تہوڑی سی پرارتہنا کے ساتہہ ختم کرتا ہون کہ اونیسوین صدی نے دنیا کے بیرونی کاروبار اور علوم مین تقریبًا تمام بناوٹی بندشون اور رکاوٹون کو کاٹ کر ایک دوسرے کو ملا دیا ہے - جہاز ریلوے اور ٹیلیگراف وغیرہ نے بیرونی دنیا کے کاروبار اور کارخانون مین جسقدر انقلاب پیدا کیا ہے اور باہمی تبادلے قانون کو جسقدر وسعت دی ہے وہ ایک پُر غور شخص کے لئے جیسا حیرت انگیز ہے ویسا ہی مسرت بخش ہے ۞ پس اونیسوین صدی جو جسمانی یا مادی دنیا مین تمام بناوٹی بندشون کو بڑے زور و شور کے ساتہہ توڑ کر ایک ملک کو دوسرے ملک کے ساتہہ ایک برّاعظم کو دوسرے برّاعظم کے ساتہہ ملاتی چلی جاتی ہے - ویسے ہی اونیسوین صدی نہین چاہتی کہ دہرم کے معاملات مین کوئی بناوٹی بندش قایم رہے - اونیسوین صدی چاہتی ہے کہ دہرم کے معاملات مین بہی تبادلے کا اصول بڑے زور و شور کے ساتہہ جاری ہو جیسے انگلینڈ اور امریکہ کے عجائبات آیشیا اور افریقہ کو فائدہ پہونچا رہے ہین - اور ایشیا اور افریقہ کے تحفے امریکہ اور یورپ مین لیجا رہے ہین ویسے ہی اونیسوین صدی چاہتی ہے کہ ایک ملک کے مہاتما اور دہرم گرنتہہ دوسرے ملکون کے مہاتماؤن اور دہرم گرنتھون سے محبانہ شوق سے اپنی اپنی خاص خوبیان ہمراہ لئے ہوئے ملاقات کرین اور اُن کے پیرو ہر ایک مہاتما کی خوبیون اور صداقتون کو بڑی شردہا اور نیک دلی سے قبول کر کے مستفید ہون ۞ اے اس لاانتہا کائنات اور بے انت برہمانڈون کے قایم رکھنے والے تیری بارگاہ عالی مین یہی پرارتھنا ہے کہ ہم سب اپنی تنگ دلی (سیکٹیرین پن) کو اپنے دلون سے خارج کر دیوین بہیس اور نامون کی بنا پر جو حقارت اور نفرت ہے اُسکا کالا منہہ کرین - تمام دنیا کے مہاتماؤن اور نیک لوگون کی زندگی اور تعلیم مین جس قدر خوبیان ہین اونکو بڑی تعظیم سے قبول کرین - اے پرم مالک ہمارے تعصب اور ہٹ دہرمی کی تمام بناوٹی بندشون کو مسمار کر دے تاکہ ہم دوسرے ملکون کے مہاتماؤن اور دوسرے زبانون کے دہرم گرنتھون کی صداقتون کو صفائی سے دیکھنے کے قابل ہون - اے رب العالمین ہم بیرونی چند رسمون کو ادا کرنے اور چند خشک منترون یا آیتون کے طوطے کی طرح پڑہہ لینے کو ہی دہرم نہ سمجہہ لیوین بلکہ پورے طور سے سچائی - انصاف کی پیروی کر کے اپنے آپ کو حقیقی دیندار ثابت کرین ۞

دھی ریچ (یا لڑکی بیچ) کی کتھا

جسکو

کمترین گوبند رام سوامی کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس شملہ

باشندہ رانی کے رائپور ضلع انبالہ

نے

اپنے معزز ہموطنون کی ضروری توجہ کے لئے

شائع کیا

اور

مطبع متھرا پریس مین پنڈت رام نراین بھارگو کے اہتمام سے

چھپوایا

پہلی مرتبہ ۱۰۰۰ کاپی

قیمت فی کاپی ۔/
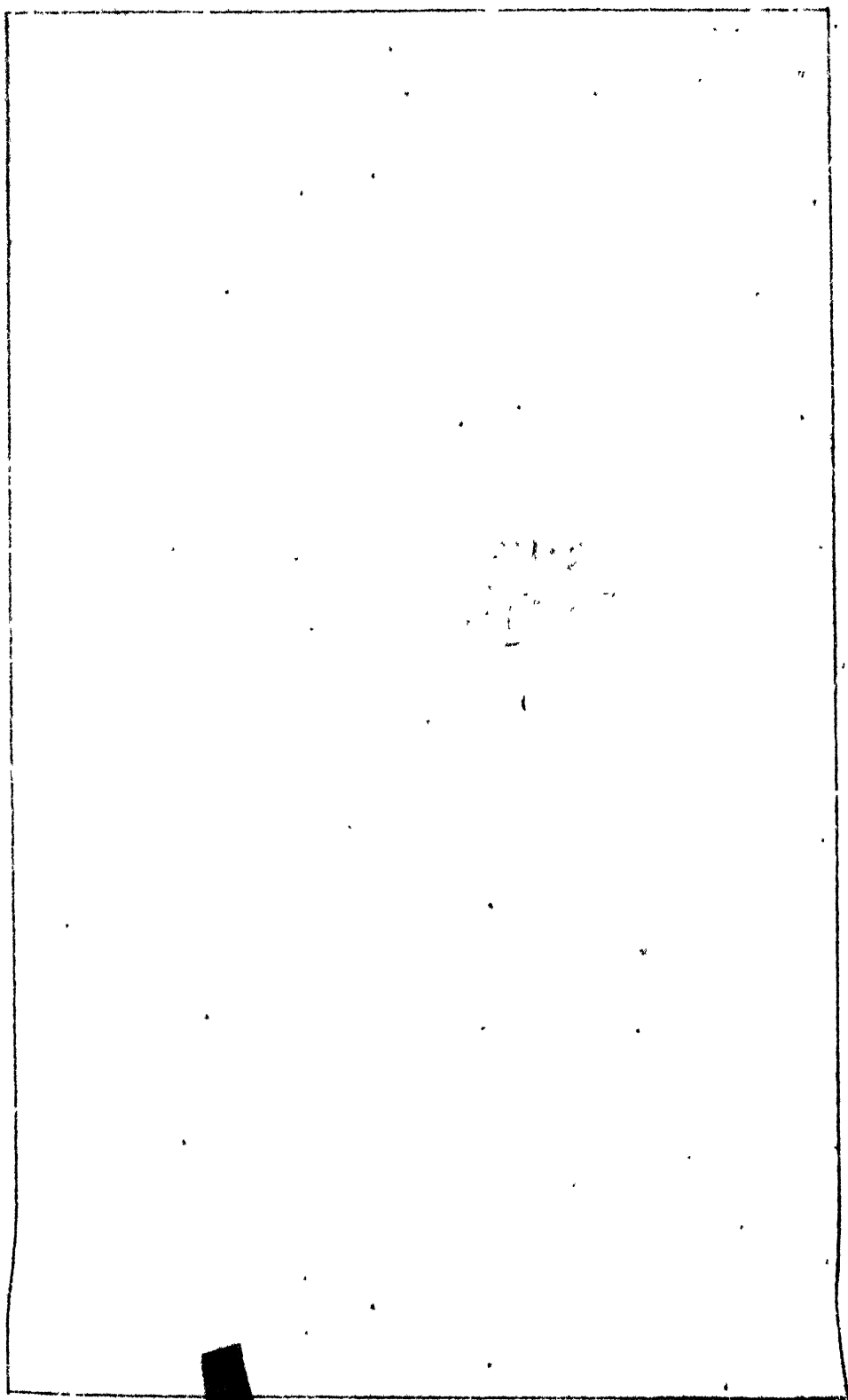
التماس

تواریخ اور اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی قوم جس ملک مین گئی ہے۔ وہان سے بردہ فروشی کا کالا مُنہہ کر دیا ہے۔ مگر آج کل اس ملک مین ایسی انگریزی قوم کی حکومت مین ایک خوفناک بردہ فروشی دن بدن ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور ترقی بھی کن لوگون مین کر رہی ہے کہ جو اپنے آپ کو سب سے اعلی اور سوسائٹی کی ناک سمجھتے ہین۔ اور جھوٹی شیخی اور گھمنڈ کے نشے مین کسیکو شودر کسیکو نیچ کسیکو کچھہ کسیکو کچھہ نام دھرتے ہین۔

بھلا اپنی چھہ چھہ سات سات برس کی نابالغ لڑکیون کو ہزار ہزار پندرہ پندرہ سو روپیے لیکر ساٹھہ ساٹھہ ستر ستر برس کے گور مین پاؤن لٹکائے مکروہ صورت بڈھون کے حوالہ کر دینا کیا بردہ فروشی اور خوفناک بردہ فروشی نہین ہے۔

بوچڑ کی بے رحم چھری کے تلے بیچارہ بیگناہ جانور ایک یا دو گھڑی تکلیف پاتا ہے مگر یہہ خونخوار جہنمی والدین اپنی معصوم لڑکیون کو ایسی کند چھری سے تراشتے ہین کہ جو ایک دو گھڑی مین اُنکی تکلیف کا خاتمہ نہین کر دیتی بلکہ آہستہ آہستہ برسون مین بڑے عذاب سے اُنکی دردناک اور قابل رحم زندگی کو پورا کرتی ہے۔ ایسی خوفناک بردہ فروشی کا ایسی آزاد اور مہربان گورنمنٹ کے

رواج مین ترقی کرنا - ایک رحم دل انسان کو بہت ہی حیرت مین ڈالتا ہے
پہاڑ مین بہی بعض لوگ اپنی لڑکیون کو فروخت کرتے ہین - اور وہ بہی ایک
قسم کی بردہ فروشی ہے - جسکا بند کرنا بہی گورنمنٹ کے لئے ضروری ہے
مگر جس بردہ فروشی کا مینے اوپر ذکر کیا ہے یہہ اپنے اثر اور ظلم کے لحاظ سے
نہایت ہی دردناک ہے -
کیونکہ اس ملک مین بہت سی اصلاح کے کام گورنمنٹ کی ہی امداد سے
ہوتے رہے ہین - اور لوگ بذات خود ابہی بہت کم کرنیکے قابل ہین -
اسلیئے ہم بڑے ادب سے اپنی مہربان انگریزی گورنمنٹ کی خدمت مین
عرض کرتے ہین کہ وہ جلد اس ظالمانہ بردہ فروشی کے انسداد کے لئے سخت
قانون بنا دے - کیونکہ ملک کی موجودہ حالت مین سخت قانون ہی اس
خوفناک رسوم کو روکنے مین کچھہ کارگر ہو سکتے ہین -
اگر گورنمنٹ نے بڑی جوانمردی سے ستی کی خوفناک رسم کو قانوناً بند نہ کیا ہوتا
اور اوسکو ایک مذہبی رواج سمجھکر اوسکی اصلاح کو لوگون پر چھوڑ دیا ہوتا -
تو ابتک ہزارہا مستورات اس خونی رواج کے طفیل آگ مین جلکر خاک ہو گئی
ہوتین - اور لوگ اوسکو اب تک بہی بند نکرتے -
اسیطرح بچپن کی شادی کی خوفناک رسم ہے - اسمین بہی جب تک گورنمنٹ
خیرخواہان ملک کو قانونی امداد ندیگی تب تک کوئی معقول اثر پیدا نہین ہو سکتا -
ہم اپنے معزز خیرخواہان ملک اور نامی اخبارا[illegible] خدمت مین بہی بڑے

ادب سے التماس کرتے ہین کہ وہ بہت جلد اس خوفناک بردہ فروشی کو روکنے کے لئے تجاویز کرین - گورنمنٹ کی خدمت مین اسکی انسداد کے لئے میموریل وغیرہ روانہ کرین - امید قوی ہے کہ ہمارے صوبہ کا نامی اخبار ٹریبون اور دیگر معزز اخبارات ضرور اس بیڑے کو اوٹھاوینگے - اور جنکی نیک کوششون سے یقین کامل ہے کہ تہوڑے عرصہ مین اس ظالمانہ رسم کو سخت صدمہ پہنچے گا -

اسی بارہ مین ایک لاونی پبلک کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہمارے معزز تعلیم یافتہ اور طلبا، وغیرہ جو گانے مین کسیقدر مہارت رکھتے ہین اپنے مقامات کے لوگون کو اسے گاکر سناوینگے اور میرے خیالات اور فقرہ بندی وغیرہ مین جو غلطی ہوگی اسکو مجھے اپنا ایک چھوٹا بھائی تصور فرماکر معاف فرماوینگے -

لاونی

"بابت خرید فروخت لڑکیان"

اور سائین اب کیون ڈہونڈہے ایک کنیان جب جائی

(۱) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب لبرائی

دہرمی مرمی کینا طرا ب تو گاؤن گاؤن کیون دے پہیرا — کیے سنیکڑے ہزارہین جب کے لڑکیکا ایک پہیرا

بوجہہ اٹہاکیون در در بیٹہکے سدا رہے دکہہ سے گہیرا — لیے تہیلین بغل لوگ جب پہرین ڈہونڈتے گہرتیرا

اور جتن تو کٹہن جتن ہین دہن سنگرہ کے دکہدائی

(۲) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون دم کے دم مین سن بہائی

بڑی ہاٹ اور بڑا ٹہاٹہہ لوگ کہین لالہ لالہ — ہاتہہ انگوٹہی تن پہ شال اور گلے مین سونیکی مالا

پنچون مین کہڑپنچ چودہری سبنے بڑی عزت ڈالا — ایک لڑکی کو بڑے جتن سے جب تمنے گہرمین پالا

دہنوان ہونیکی خاطر اب تو اور کرے کیون چترائی

(۳) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

ملے کہانڈ اور دودہ جلیبی تو بہوجن نت تیارا — گہرمین گائے اور گہڑی بہنیس ایک تہہ سو نیارا

بنی حویلی سجی ہاٹ اور بنایا اوس پہ چوبارا — کسی چیزکی کمی نہین بہرپور ہوا گہر سارا

گدی تکیہ لاکہین سیٹہہ جی دہن بہاگ کنیا آئی

(۴) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

ہر تن چھتری وئیش آپ جو اونچی ذات کہاتے ہین
تو بھائیوں کی پہانسی ڈال گل کنوئین مین ڈوبے جاتے ہین
کسیکو مدہم کسیکو شودر کسیکو نیچ بتاتے ہین
سب لجا اور شرم چہوڑ کر لڑکی بیچکر کہاتے ہین

پنچ چودہری مالدار نے یہی ہے دل مین ٹہیرائی
(۵) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

بکائے بہنیں کیطرح پہ اُنکا نیلام بولین بازاری
بولی دیکے کہے گاہک سو تہا ماں کی یُون ساری
اُدیکے آگے مانگین اُسکو بولی دیوے جو بہاری
ایک لاکہہ کی ایک نہ ہے باقی جانچ کرلے نیاری

مکہڑا دیکہہ سے کیسا سُندر چاند سا دیتا دکہلائی
(۶) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

لینے والا اندہا ہو خواہ لنگڑا ہووے یا گنجا
مہا روگی اور رہیل رنگ مین چاہے کمر سے ہو کُبا
کوڑہی ہو یا مہا کلنکی بہرا ہووے یا گنجا
بُولی بڑہکر جو دیدیوے وہی جنوائی ہو صوبا

اپنے دام سے کام بیٹی خواہ چولہے کے بہتر جائی
(۷) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

لڑکی پانچ کی بڈہا ساٹہہ کا تب تو مول گہرا آوے
ہاڈ ماس سے چہٹا چلے تو قدم قدم دہکے کہاوے
بڈہے کے جو دانت نہ منہہ مین مال دام دگنا پاوے
ایک تہیلی کر خرچ برس بارہ کی گہر مین لے آوے

کنچن تو بدنام نہین ہین کچھ کنچن سے کم بہائی
(۸) لڑکی بیچکر ساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

بڈہیوان سب د[illegible]ان اب کیسا کال پہیلایا ہے
شرم کو بہنے چہوڑ پیارے دہن سے دہیان لگایا ہے

لوبہ چال اور پاپ چال نے من ہمرا بھرمایا ہے | دہن کیجاطر دہرم گیان اور ست بہی بسرایا ہے

لگی ہنیئن کی پہوٹ جگت مین پہرین دکہاتے چیترائی
لڑکی بیچکر بساہدکار ہون لاج شرم سب بسرائی (۹)

دہن ہی بہائی دہن ہی بندہو دہن ہی پتا بنایا | دہن ہی پوجا دہن ہی پاٹھہ ہے دہن ہی گرو ٹہرایا
دہن کیجاطر گیان پاپی بن سبہی جگت ٹہگ کہایا ہے | دہن کیجاطر سُن ہے پیارے لڑکی بیچ چلایا ہے

گوبند داس ایسے بوہڑون کی کتہا بند کر آپ بہائی
لڑکی بیچکر بساہوکار ہون لاج شرم سب بسرائی

اشتہار

مفصلہ ذیل کتب درخواست کرنے پر مصنف سے ملسکتی ہین

نمبر	نام کتب	قیمت
۱	"دُنیا کی دو بڑی جماعتین"	۹ پائی
۲	لڑکی بیچ کی کتہا	۔/
۳	گلدستہ گیان	۱/

محصول ڈاک ذمہ خریدار + **دان کتہا** اور **بیاہ کتہا** چہپنے والی ہین۔ مشتاق ناظرین اپنی اپنی درخواست مصنف کے پاس ارسال فرما دین۔

گلدستۂ گیان

جسکو

سوامی گوبند رام ملازم گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس شملہ باشندہ

رانی کا رائے پور ضلع انبالہ

نے

عوام کے فائدہ کے لئے تصنیف اور شائع کیا

متھرا پریس مین

پنڈت رام نراین بھارگو کے اہتمام سے چھاپا گیا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۰ عیسوی

التماس

سب سے پہلے اُس پرم مالک کو پرنام کرکہ جو تمام برہمانڈ کی ہستی کا باعث ہے پبلک کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اس کتاب کے اصلی مطلب کی طرف زیادہ دہیان دیوین ۔ اور اسکی شعرون وغیرہ کی بناوٹ اور فقرہ بندی کے نقصون کو معاف فرماوین ۔ کیونکہ مین کوئی شاعر نہین ہون ۔ اور نہ مینے شاعری کی کتاب کو کبہی دیکہا ہے ۔ صرف اپنے خیالات کو ٹوٹے پہوٹے فقرون مین ظاہر کر دیا ہے ۔ امید قوی ہے کہ کُل صاحبان اس کتاب کی خوبی سے فائدہ اوٹہاوین گے ۔ اور نقصون سے درگذر کرکے مصنف کو ممنون فرماوینگے ۔ کیونکہ ایک دانا آدمی ہر ایک خوبی کو جہانسے جسقدر حاصل ہو سکتی ہے نکال لیتا ہے ۔ اور فضلہ کو چہوڑ دیتا ہے ۔

کمترین

گوبند رام سوامی

پرارتھنا (ابیات)

اے مالک سب جہان کے تجھکو دھیاؤن
تیرے ہی شرن اور چرنون مین آؤن

رچے برہمانڈ[۱] پرتھوی تو نے سارے
بنائے چندر اور سورج ہین تارے

جہان کے راجا اور جو بادشاہ ہین
سبھی در تیرے کے بھوکے گدا ہین

گرنتھ اور شاشتر جس بیز اگاوین
قرآن اور بائیبل تجھکو مناوین

بیر اور ڈھونڈ پیارے جس نے پایا
نہین کچھ اور در پہ من لگایا

تیرے پرکاش سے سورج چمکتا
تیری جوتی[۲] سے چندرما دمکتا

لگائی در کی تیرے جس نے آشا[۳]
سبھی جگ جال ہو پل مین تماشا

کہین بن اور کہین بستی بنائی
کہین برفانی پربت دین دکھائی

کہین نالہ کہین دریا بہایا
کہین بنجر بیابان کر دکھایا

تو ہی رائی کو پربت کر دکھاوے
اور پربت رائی چھن مین تو بناوے

عجب قدرت ہے تیری اے خدایا
مجھے ایک بوند[۴] سے تو نے بنایا

گربھ[۵] اندہ کوپ مین ہے مجھکو پالا
جہان سورج نہ دیا تھا اُجالا

نہین تھی خبر مین کس جا پڑا ہون
اور کسکی جوت[۶] سے ہوتا بڑا ہون

عجب لیلا[۷] تیری مین کیا سناؤن
گربھ سے نکلکر پستان پاؤن

ہردے[۸] مین پریم ماتا کے جگایا
اُسی سے رات دن سینہ لگایا

تیری کرپا[۹] نہین برنن مین آوے
گرنتھ اور شاشتر سب یون ہی گاوے

۱ لاانتہا دنیاؤن کا بنانیوالا ۲ روشنی ۳ اُمید ۴ قطرہ آب ۵ رحم مادر ۶ روشنی ۷ طاقت ۸ تماشہ ۹ ...

تُوہی پرتپال کرتا جگ کی پیارے
دیا سندھ ہو کہین سب [illegible] تمہارے

ہُوا متی اندہ چھوڑا تجھکو پیارے
پھرون سنسار مین مین بھٹکتا رے

دیا اور پریم مین تیرا بھُلایا
جگت موہ جال مین مین پھنسایا

سہارا تیرا مین چھوڑا پیارے
ہین جسکے آسرے برہمانڈ سارے

گر بھ اندہ کوپ کا نقشہ بھُلایا
جہان تجھ بن نہ کوئی مجھکو بہایا

ہردے سے یاد مین تیرا بھُلایا
جگت موہ جال مجھ پہ ایسا چھایا

تجھ مہاراج کے در کو بسارا
پھرون جون سوان جگ مین مارا مارا

نہین ہے نشچہ مجھکو تجھ پہ ایسی
کہ بالک کو پتا پہ ہووے جیسی

تجھے اب بھول مین دل سے گیا ہون
کپٹ کی کیچ مین مین دھس گیا ہون

تجا تجھ دیو کو دنیا کو دیہاؤن
ہزارون پاپ اور جھگڑے بناؤن

تجا تجھ ساتھی کو اسے میرے پیارے
بھائی در من مال سمجھ اپنا لیا رے

شہنشاہون کا تو جو بادشاہ ہے
جگت سارے کا تو عالی پناہ ہے

پیالہ پریم کا تیرے جو پیوے
مرے سب جگت پر وہ نت جیوے

بھوتی نام تیرے کی رماوے
جگت سے تجھے بہال پھر سبنے نہ آوے

نہین پردیس لبتا پاس پیارے
کپٹ کالی گہڑا مین چھپ رہا رے

دھووے چھل میل پریم انجن لگاوے
وہی در تن تیرے دنیا مین پاوے

دھرو۔ پرہلاد کی کینی سہائی
گورونانک کے شش سب مٹائی

کبیرا نے تجھی کو کھ جانا
تیرے ہی در پہ ایک ڈھونڈا ٹھکانا

۱ پرورش ۲ مہربانی اور رحم کا سمندر ۳ بے عقل ۴ تمام دنیا۔ جگت ۵ چھوڑا ۶ سنگ کنا ۷ بھروسہ ۸ لڑکا بچہ
۹ [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۱ [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۳ [illegible] ۱۴ [illegible]

جنک مہاراج نے تجھکو ہی دہیایا — کیا ہے راج - من تجھ سے لگایا

محمد نے بتراہی نام گایا — ترے ہی نام سے سب نام پایا

یسوع منصور ہو تیرے دیوانے — چڑھے ہے سولی بجائے ستّ دیا نے

یہی ہے ابتو پیارے میری آسا — ہوؤن مین پریم کا تیرے پیاسا

توہی دے پریم کا اپنے چھنکارا — سبھی پاپون کا جو یہہ ڈہیر سارا

تجون گھربار پر تجھکو نہ چھوڑون — مڑون سب سے نہ منہہ تجھ سے مین موڑون

سہون سب دکھہ رستے مین تمہارے — یہی ہے آرزو توسّن سے پیارے

دیو تم دہرم بل اب مجھکو ایسا — جگت نندیا مین سمجھون پہول برشا

میری نندیا جو جگ کے بیچ گاوے — نہ نندیا اوسکی من میرے مین آوے

پڑے ہین پاپ کے لشکر جو بہاری — بڑی پاکھنڈ نے فوجین سدہاری

ترا جب ہاتھہ سر پہ اپنے پاؤن — ذرا بھی خوف مین من مین نہ لاؤن

کلہارا ست کا لے منہہ نہ موڑون — سبھی چھل پاپ کے مین سر کو توڑون

سنجوا پریم کا مین گل مین پاؤن — سبھی پاکھنڈ کا خاکا اوڑاؤن

سکھے گوبند یہی بنتی ہماری — اسی سیوا مین گذرے عمر ساری

---

۱ برداشت کرون ۲ برائی جو پیچھے کہی [illegible] ۳ آہنی چلتا یا پوشاک ۴ مرض ۵ خدمت

پرارتھنا بھجن (جسکو تلسی کرت کی رنگت مین گانا چاہئے)

اے ایشور پورن ابناشی | جیا جنتو رچے لاکھہ چوراسی
شب برہما توہی کو نت دہیاوین | سُر نر منی تیرا دہیان لگاوین
پارسیم سب جگ کے رچیتا | سب سے نیارا سب مین بستا
بید پران گن تیرے گاوین | پھر بھی وار اور پار نہ پاوین
سبھے بھجن سُکھہ کے تو داتا | پرتپالن جگ آپ بدہاتا
کرپا سندہو سبھے پاپ بناشا | موہ جال کا کاٹو پہانسا
کوٹی برہمانڈ رچے چھن مائی | جسکا انت کچھو کہا نہ جائی
پرتھوی جل روی چندر بنائے | اگن بایو آکاش سب چھائے
مایا ادبھت تیری پیارے | موہے بھگت جن جوگی سارے
مکتی دا ایک سُکھہ ساگر سوامی | چہاڑ تو ہے مین ہوا دکھہ گامی
کال کلہاڑا چلے دن راتی | سنگی مات پتا بہو ناطی
مہا راج راجا بلدہاری | فوجین لشکر ساتھہ سئے بہاری
کال چکر نے سب کو کاٹا | بھومی چتا مین راکھہ کو چاٹا
کہان پرتھو کہان بکرم راجا | کہان پانڈو وہ پانچون بہراتا
انت کال سب کال نے کہائے | کہوج خبر نہین ڈہونڈے پائے
کال نقارہ بجے چوپہیرے | کیون سویا اوٹھہ جاگ سویرے
چلنا دور منزل بڑی بہاری | کرے مسافر اپنی تیاری

۱ مخلوقات ۲ لاانتہا ۳ دیوتا۔ فرشتے ۴ آدمی انسان ۵ عالم۔ فاضل ۶ خوف کو دور کرنیوالا ۷ رحم کا سمندر ۸ کروڑ ۹ آفتاب ۱۰ ہوا ۱۱ عجب ۱۲ مہربان ۱۳ ملک الموت

پچھلے سنگی تیرے بچھڑے سارے | جو دیسین سو بچھڑن ہارے
ہووے اندھ کیون پاپ کماوے | انت کال جم تراس اوٹھاوے
سوجھے نہین تجھے اسے متی ہینا | اس جگہہ مین نہین نت تیرا جینا
جنکے لیئے چھل جال بناوے | رین دنان دکھہ بہت اوٹھاوے
سب مل تجھکو بن مین ڈارین | جو تجھہ پہ سب جلدی اوتارین
اوس دن کو مت بھول تو بھائی | جب جگ میلا بچھڑ یہہ جائی
جب دیکھون مین نظر اوٹھائی | نہ مو سے دیسے پتا نہ مائی
کرآتی پرمتی بہو بہانتی سے پالا | دکھہ میرا اپنے پہ ٹالا
بچھڑ گیا وہ پہلا میلا | جیسے آیا ویسے جاؤن اکیلا
یہہ دہیا دن رین بسیرا | انت کال ہووے جنگل ڈیرا
جہان کوئی دیپ جلے نہ باتی | جہان کوئی بھائی سلے نہ ناطی
جہان کوئی پلنگ سلے نہ بچھونا | چتا راکھہ پر پڑیگا سونا
جہان کوئی محل سلے نہ اماری | نت دھوپ برسے جل بھاری
ایسی دشا جب تجھہ سے ہووے | پاپ جال کیون گٹھڑ ڈھووے
آیو ہے جہن بھنگور بہا سے | پاپ جال کیون من لپٹا ئے
بہت سنی تو نے بید پورانا | کپٹ ذرا نہین گھٹ سے مٹانا
پنڈت ہووے کتھے مکھہ گیانا | اور کہے کچھو آپ نہ جانا
دنیا ہے ایک دھند پسارا | کیون بھولا کچھہ کرے اودہارا

سلہ بیوقوف سلہ دکھائی دنیا سلہ بہت زیادہ سلہ بہت طرح سے سلہ حالت سلہ ایک دم مین فنا ہونیوالا

مانش جنم برتہا کیون کہووے
کر لے بچار بیٹھہ دن راتی
جن کے لئے اب پاپ کماؤن
اسے پربھو پار برہم ابناشی
کری ہی کچھہ دہرم کمائی
تم بن کون جو ہوت سہائی
مانش جنم برتہا سب کہویا
چھوڑ ست ہوا جھوٹھہ کا ساتھی
چھل اور کپٹ کو سمجھہ سہارا
ہے یہی عرض اسے دین دیالا
پاپ جال سے ہمکو بچاؤ
ست دہرم سے کہاؤن کماؤن
پاپ کپٹ کے محل بساؤن
پاپ کے تہال کو پرے لگاؤن
پاپ کے شال دوشالے جلاؤن
تجون وہ کرم جو پاپ کراوے
دہرم راہ مین دکھہ اوٹھاؤن
گوبند داس کہے ہاتھہ پسارے

انت کال نین بھر بھر رووے
کہان سے مین آیا کون میرا ساتھی
انت کال کسکے سنگ جاؤن
تم بن نہین کوئی کاٹے پھانسی
بھول موست گھٹہ پاپ اوٹھائی
بہوساگر سے پار لگائی
رشتے پاپ کا بیج مین بویا
متہیا جال رچے بہو بہانتی
اندہ ہوئے ڈوبا منجدہارا
دکھہ بھنجن سب کے پرتپالا
دہرم مارگ کے اوپر لگاؤ
بنا دہرم اک قدم نہ جاؤن
ست نیا سے کی کٹی مین گزارون
دہرم کے ٹھوٹھے مین بھوجن پاؤن
دہرم کی لیروان سے تن کو چھپاؤن
تجون وہ متر جو جھوٹھہ بلائے
پاپ کے سکھہ جل دہار بہاؤن
ہار دن سبھی پر دہرم نہ ہارے

بھجن

پرانی کیسے جگ سے پریت لگائی (ٹیک)

بھولا ہے تو اس ایشور کو جن سبھ سرشٹ رچائی
بھول گیا سب آگا پیچھا اور ساری چترائی

آیا تھا کچھ دھرم کمانے کو پاپ کی گٹھہ بندھائی
کال کھڑا سر تیرے گو بجے اسکو دیا ہے بھلائی

سنگی ساتھی سبکو چھوڑے کیا بندھو کیا مائی
دھن دولت کچھ کام نہ آوے نا پتر نا بھائی

دنیا ہے ایک رین بسیرا پرات کال وٹھ جائی
کال نقارہ باج رہا ہے کیوں نہیں دیتا سنائی

تو سمجھے دھن بہت کمایا کال نے تاک لگائی
رستے میں سب تیرا لوٹے رو رو دیوے دہائی

بھومی[1] چتا میں جا کر دیکھو جگ کی دشا[2] تم بھائی
کال بلی[3] جو گیان سناوے سن لو کان لگائی

جگ سے پریت کرو تم ایسی جس میں ہو دھرم کمائی
پاپ تاپ سے نیارے رہکر نت پرم سکھہ پائی

جھوٹھہ پاپ سے دولت جوڑی لینے محل رچائی
دھرم ست بن سونے مندر برتھا ساری کمائی

پاپ کپٹ کا پھانسا لا کر لینے بہت پھنسائی
کال پھندی ہے پیچھے تیرے اسمیں تو پکڑا جائی

من[4] نہیں مانجا تن کو بھونکا انگ بھبوت رمائی
لوک بڑائی کتنی ہی پاوے ایشور بے مکھہ جائی

دنیا میں بن بھگت بھگت جی پاپ کی کر دکھلائی
کال گرد سے کاٹا جاوے نرک لوک میں جائی

گوبند داس سے شرن اسکی جن سبھ سرشٹ رچائی
بھائی بندھو دھن مال قبیلہ چھوڑ چلا سب جائی

(اس بارہ ماسہ کو موتی رام یا ہدایت کی رنگت میں گانا چاہئے)

"بارہ ماسہ"

۱) چیتر چیت سے پاپ مٹا کر جو تو ایشور دھیاویگا
موہ جال کے رستے کٹکر انت پرم سکھہ پاویگا

دنیا ہے ایک رین بسیرا آج کال اٹھہ جاویگا
کر لے نا کچھہ دھرم کمائی نہیں پیچھے پچھتاویگا

[1] قبرستان - یا وہ جگہہ جہاں مردے جلائے جاتے ہیں [2] حالت - اصل کیفیت [3] ملک الموت - جم دوت [4] دل

(۲)
جی ساکہہ ایشور سے من کو روک کر ہری جتن جو کرتا ہے
من نہین مانجہا تن کو بہونکا ایسا تاپ جو کرتا ہے

(۳)
جیٹہہ جان ہے من مین بہائی جو بویا سو پاویگا
جنکے خاطر پاپ کماوے کوئی سنگ نہین جاویگا

(۴)
اساڑہ سجہہ ہے جگ مین پیارے کوئی نہین ساتہی اپنا
جیسے اکیلا آیا جگ مین ویسے اکیلا ہے چلنا

(۵)
ساون ست بسارا ہے جہوٹ جعل نت کرتا ہے
ست بنا ہے ست جو کچہہ پاوے اُس پہ بسہ نہ کرتا ہے

(۶)
بہادون بہا ہے پاپ ہی بہارن سکہہ کہان سے پاویگا
جہوٹ جعل اور چہل مین پیارے دُکہہ ہی اُٹہہ اوٹہاویگا

(۷)
اسون آس چہوڑ ایشور کی آس جگت کی لائی ہے
دہن دولت سب جہہ اوسکو جسنے یہہ سرشٹ بنائی ہے

کاتک کال کہڑا سر تیرے چہن مین کاٹ گراویگا
دہن دولت اور کٹم چہوڑ کر ہنس اکیلا جاویگا

(۹)
منگسر مال حرامی کہا کر موٹا دیہہ جو پالا ہے
جہوٹ جعل کا مال پیارے زہری ناگ اک کالا ہے

(۱۰)
پوہ پڑا تو مست عیش مین موٹی دیہہ پہیلائی ہے
ہردم دہیان اُس پرم جوت کو کیون تجہی بسرائی ہے

آپ دکہہ سے مکتی پاکر دکہہ اَور دونکا ہرتا ہے
بہئی کوئی سانپ مارا بہرم بہرم وہ مرتا ہے
کیکر جہاڑی جو تو بووے آم کہان سے کہاویگا
اپنی کرنی پڑے بہگتنی کوئی پاس نہین آویگا
بہائی بند ہوا اور کٹم قبیلہ تہوڑے دن کا ہے سپنا
پہر کیون تو چہل پاپ کماوے دکہہ اگن مین ہے جلنا
تو یہہ بیڑی مین بندہا ہو کر دہن اور کا ہرتا ہے
دکہہ پاپ کی گٹہہ اوٹہا کر گہور نرک مین پڑتا ہے
پاپ کی رین ہے اتی اندہیاری رہ رہ راہ نہ پاویگا
پاپ کا پتہر گلے مین جسکے منجدہار نہ جاویگا
جگ آ سا مین سکہہ نہ پاوے کیون تجہی بسرائی ہے
اوسکو کر بہائی بندہو اوسکو پتا مائی ہے
اک دم کی بہی ہووے نہ فرصت سب تجہہ بسراویگا
ست دہرم جو سنگ نہو گا روویگا دہنے پچہتاویگا
یہہ چرنی دن تہوڑے بہائی انت کال منہہ کالا ہے
جسنے اوٹہایا اوسکو کہایا انت نرک مین ڈالا ہے
کال کی چال کو بہول اندہ مین کچہہ نہین جسنے دکہلائی ہے
دہن دولت گہربار یہہ سارا یہین پڑا رہجائی ہے

ے خدا ۲ اودہیان ۳ نجات ۴ صاف ۵ آگ ۶ سچ ۷ چہوڑا ۸ لالچ کے پہندے ۹ لوٹنا ۱۰ انصاف ۱۱ رات ۱۲ دم بہر مین

(۱۱) ماگھہ مایا کا بان تیاگ کر شرن برہم جو آویگا
دہن دولت کا گر شبہہ نہ کرئے کاغذ سا گل جاویگا
(۱۲) پہاگن پہاگ کہیل مستی مین ماتّن جنم جو کہو دیگا
گوبند داس سنتؔم چہوڑ کر شرن برہم جو آویگا

بہو ساگر[۱] سے پار اُتر کر پرم جوت[۲] مل جاویگا
دنیا کے سب ٹہاٹھہ چہوڑ کر انت دُہول ملجاویگا
اُنت کال سر بہومی[۳] دہر کر زار زار وہ رؤیگا
بہئے دکہون[۴] کا جال کاٹ کر پرم دہام[۵] سکہہ پاویگا

لاونی

کپٹ کپچ سے کالا ہر دہ تلک دکہاوین کیا مطلب
ہاتہہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہاوین کیا مطلب (۱)

ہاتہہ گئو مکہی ڈال دہیان پر دہن لاوین کیا مطلب
کپٹ قینچ جب چلے سہر دہ مین ارگہا اوٹہاوین کیا مطلب
بگلے بہگت کا سوانگ بنا جگ ٹہگ بہگت کہاوین کیا مطلب
رام رام ہری رام رام کہہ چہری چلاوین کیا مطلب

اور رونکی ہم گہٹڑی مار کر سیٹہہ کہاوین کیا مطلب
ہاتہہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہاوین کیا مطلب (۲)

مٹکے گہی کے نوٹین جہوٹہہ سے ہوم کراوین کیا مطلب
جہوٹہہ پاپ سے دولت جوڑین جگ رچاوین کیا مطلب
دمڑی بہر گہی لیکر مندر دیپ جلاوین کیا مطلب
دیوی کا کر کے کنکا سر جہیتر چڑہاوین کیا مطلب

اٹران کی کر چوری سو پان دان کراوین کیا مطلب
ہاتہہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہاوین کیا مطلب ٭ (۳)

پہنسا جو قینچی بیچ اوسے جہٹ کتر بگاوین کیا مطلب
سیر کچوری ملے جہوٹہہ سر گنگ اوٹہاوین کیا مطلب
ناک دبا گوڈا ٹیکا ۔ پاکہنڈ دکہاوین کیا مطلب
کرین بیچ یہ کام پہر ہم اونچ کہاوین کیا مطلب

[۱] خوف کا سمندر [۲] نور [۳] زمین [۴] شک [۵] اعلی درجہ ٭

ایک دھڑی پر ایمان کھووین کعبہ جاوین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بھگت کہاوین کیا مطلب (۴)

لیتے وقت من سوا مال کو ہم تلاوین کیا مطلب — دیتے وقت ہم سیر اٹھہ کو دھڑی دکھاوین کیا مطلب
گرہ بارہ جو ہووے طول مین گز تباوین کیا مطلب — گاہک کا ہم گلہ کاٹ کر پاٹھہ کراوین کیا مطلب

بھو کون سکے پھر لوٹ رچونکو مال کہاوین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بھگت کہاوین کیا مطلب (۵)

سو کے دو سو لکھین ذرا من کر کے لاوین کیا مطلب — باہر ہو جا تلک چھاپ گل تسبیح پاوین کیا مطلب
جھوٹھہ نہین سر پیچ سیس مسجد مین گھساوین کیا مطلب — رشوت کہا کر مسلمان ہم نام دہراوین کیا مطلب

سمجھیا کانت کرین پاٹھہ پھر کر دہ چلاوین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بھگت کہاوین کیا مطلب (۶)

آپ دان نہین کرین دان کی کتھا سناوین کیا مطلب — نندیا کو کہہ مہان پاپ پر نندیا گاوین کیا مطلب
کتھا مہاتم بڑا آپ نہین کتھا بٹھاوین کیا مطلب — پیسے بن نہین کتھا سناوین گیان بتاوین کیا مطلب

کتھا مین بگین ان اوچت خود گھر مین کہاوین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بھگت کہاوین کیا مطلب (۷)

لین کیسہ کاٹ جو آوے ہاٹ پھیرہ شا کہاوین کیا مطلب — دن کے بہاری چور بھگت کا نام دہراوین کیا مطلب
جبکے نوکر اسکی ہم جبڑ مول مٹاوین کیا مطلب — بن گماشتے گرہ کا ٹھگر ٹھاٹھہ رچاوین کیا مطلب

من مین گھونڈی پاپ پھر ہم گنگا نہاوین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بھگت کہاوین کیا مطلب (۸)

کام کرودہ مین چلین رات دن تم کہا دین کیا مطلب
ہ یا کا نہین کرین دان بدوان کہا دین کیا مطلب
چیلے کی ہم نکین گانٹھہ ہر گورو کہا دین کیا مطلب
کتھا کرین بیراگ دہیان پیسو نمین لا دین کیا مطلب

جہان گرڑ کی ہووے آس وہان چکر لادین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہا دین کیا مطلب (۹)

بے گناہونکو جہوٹہہ بہا لسکر مثل بنا دین کیا مطلب
ہیں خونی بہیڑیے لوگونکے رکہوال کہا دین کیا مطلب
بڑے بہاری بدمعاشونکو ہم صاف بچا دین کیا مطلب
کرین جبر جب آپ بڑے کو توال کہا دین کیا مطلب

رشوت مال حرامی کہا کر جسم بڑہا دین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہا دین کیا مطلب (۱۰)

کرین نہین انصاف ہم منصف کہا دین کیا مطلب
بنکے ڈپٹی پولیس سپاہی لوٹ مچا دین کیا مطلب
کرین نہین پڑتال ظلم کی جج کہا دین کیا مطلب
کرنا تہا انصاف آپ ہم ظلم بڑہا دین کیا مطلب

بن کے پاسپان چورونسے خود نقب لا دین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہا دین کیا مطلب (۱۱)

پڑہے بڑے قانون ملک کو جعل سکہا دین کیا مطلب
ہوئے ڈاکٹر دل پتہر سے سخت بنا دین کیا مطلب
کروانا تہا میل پیس مین پہوٹ بڑہا دین کیا مطلب
دیا رحم ہمدردی سب کو پرے ہٹا دین کیا مطلب

جس کنگلے سے نہین آس وہان کبہی جا دین کیا مطلب
ہاتھہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہا دین کیا مطلب (۱۲)

اودیات عمدہ کو خود ہم بیچکے کہا دین کیا مطلب
راضی خوشی کے نام رجسٹر درج کرا دین کیا مطلب
لوگونکو دے بوتل پانی دوا بتا دین کیا مطلب
جعلی نام یون گہڑ کر بہاری خرچ دکہا دین کیا مطلب

(۱۴۳)

کرین ایسی کرتوت نام ہم چور نہ پاوین کیا مطلب
ہاتہہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہاوین کیا مطلب

بڑے رشوتی دغاباز کو چتر تاوین کیا مطلب
چہایا ملک مین جہوٹہہ جعل تہذیب بتاوین کیا مطلب

اوپر کی بیجا آمدن موڑہ کہاوین کیا مطلب
چمک دمک سب دیکہہ باہر کی دہوکہا کہاوین کیا مطلب

گوبندا اس اپر جات پر سب رنج نہ کہاوین کیا مطلب
ہاتہہ سمرنی پیٹ کترنی بہگت کہاوین کیا مطلب

لاونی (پرارتہنا)

توہی پرتہوی آکاش کے بہنڈ توہی تو سب مین باس کرے
توہی پاپ بہے دوکہہ سنشون کا چہن بہر مین اکناس کرے

توہی مات ہو توہی پتا ہو توہی ہو دہن دولت سارا
توہی گورو اور مرتی اپنا توہی سبنے دل کا پیارا

توہی بندہو توہی متر ہو توہی کٹم ہو گہر بارا
توہی آس اور توہی بہروسہ توہی بادی اپرم پارا

توہی دیس پردیس کے بہیتر من میرے مین باس کرے
توہی پاپ بہہ دوکہہ سنشون کا چہن بہر مین اکناس کرے

توہی دہرم اور کرم ہوا اپنا توہی پاٹہہ پوجا سارا
توہی مالا اور تلک چہاپ ہے توہی مورت ٹہاکر دوارا

توہی پہول توہی اکہت ہووے توہی دیپ اور جیارا
توہی ارگہا اور توہی انجلی توہی ہووے اک جلدہارا

توہی گیتو لکہی منتر جاپ بن اک اپنا ہی داس کرے
توہی پاپ بہہ دوکہہ سنشون کا چہن بہر مین اکناس کرے

توہی ذات اور برن توہی ہے سکہا سوتر میرے من تن کا
توہی پوج اور توہی اشٹ ہو توہی دیو ہو سب جن کا

جانوں جو ہندو لوگ پوجا مین برتتے ہین جس سے ہندو پتہرون و سورج کو پانی دیتے ہین [illegible]

تو ہی راجا مہاراج تو ہی ہو دھرم دھجا لشکر رن کا
تو ہی توپ بندوق تو ہی ہو تیر دھنش اپنے جن کا

تو ہی گیان کی گرج روپ ہے جب ٹہہ جال کا ناس کرے
تو ہی پاپ دو کہہ سنشون کا چھن بھر مین اکناس کرے

تو ہی گیان اور تو ہی پران ہو تو ہی دھیان ہووے پیارے
تو ہی سورگ اور برہم لوک ہے تو ہی دھام جگت کے سارے
تو ہی بدری اور کیلاس ہووے تو ہی مکہ کانشی پیارے
تو ہی شاستر قرآن بائبل تو ہی مندر مسجد سارے

تو ہی ہو اپنا سب کچھ جگ مین عرض یہ گوبند اس کرے
تو ہی پاپ دو کہہ سنشون کا چھن بھر مین اکناس کرے

(لاونی) تعریف پرمیشور

ہے درس تیرا اَتی سندر میرے پیارے
ہین موہت جسمین جوگی جن سدہ سارے (۱)

تجھکو دیکھکر اور نہین کچھ بھاوے
نہین پاپ جال مین ذرا بھی من بھرماوے
شیو برہما بشنو تیرا دھیان لگاوین
سب بھگت اولیا گن تیرے ہی گاوین

ہے شانت دھام تیرا درشن میرے پیارے
ہین موہت جسمین جوگی جن سدہ سارے (۲)

پرہلاد بھگت نے درس تیرا جب پایا
ہے سنکٹ اُسکے پاس ذرا نہین آیا
درشن تیرا جب دھرو کے من مین بھایا
سب راج پاٹ کا موہ جال بسرایا

ہے درشن تیرا اگمت روپ اے پیارے
ہین موہت جسمین جوگی جن سدہ سارے (۳)

گوبند نانک سنے درس تیرے جب پائے
رہے سدا مگن نت تیرے بھجن گن گائے
نہین اور درس کو ذرا بہی من ٹہکائے
سر توڑ کال کا بندہن سبہی ہٹا سے ئے

ہے درشن تیرا سکھہ ساگر میرے پیارے
ہین موہت جسمین ہوگی جن سدہ سارے (٢)

تیرے چھبی مین کوٹی سورج چھپ جاوین
جو گہٹ سے جہوٹہہ چہل جال کی میل مٹاوین
سب تاراگن اور چند مند پڑجاوین
وہی پرم موہنی درشن تیرا پاوین

گوبنداس وہی درشن مانگ تو پیارے
ہین موہت جسمین جوگی جن سدہ سارے

(لاونی) بھجن۔

گیان سورج جب تیرا پیارے ہردہ مین پرکاش کرے
بشئے اندہ سب دور ہووے اور پاپ تاپ کا ناش کرے (١)

اس دنیا کی گہور رات مین رستہ نہین دکہلاتا ہے
اسی جسم کے بہتر ہمکو وہ جلوہ دکہلاتا ہے
موہ جال کے پہانسے کا مکر برہم لوک بیچاتا ہے
جس جلوہ کو دیکہہ پیارے جم کا تراس مٹجاتا ہے

گیان لمپ جب جلا ہردہ مین جو پرانی بشواش کرے
بشئے اندہ سب دور ہووے اور پاپ تاپ کا ناش کرے (٢)

اس بہوساگر دہارا مین ایک تیرا گیان ہی ساتہی ہے
بشئے لوبہہ کی جل دہارا مین تیرا گیان برساتی ہے
یہی مات یہی بندہو اپنا یہی میت یہی ناتی ہے
ایک بوند نہین لگنے دیوے بدہ شرتی یہی گاتی ہے

گیان گنگ مین تیری نہانا بُدہ گیان پرکاش کرے ہا
بشئے اندہ سب دور ہووے اور پاپ تاپ کا ناش کرے ہا (۳)

پریم پیالہ تیرا جسنے پیا وہ پھر الست ہوا	دنیا کے جھگڑے نیا یاسے سدا ہی وہ بدمست ہوا
کال ملی ہی اُسکے آگے کشتی مین ہیدست ہوا	جگ کو جیت کر اسکو پایا جس سے بشو بیہ ہست ہوا

ہر دہ اپنے کی میل کا گھر جو تیری تلاش کرے
بشئے اندہ سب دور ہووے اور پاپ تاپ کا ناش کرے (۴)

تیرے دہام ہی پرم دہام ہے اور دہام نیچے سارے	تیرے دہام مین دہرا دہیان جن دکھہ پاپ بین سارے
وُہی سُکھی سنسار بیچ جو سیس تیرے چرنون ڈارے	دہن دولت اور مال جان سب تیرے در پر وارے

گوبند داس اے پار برہم اب تیری ہی اک اس کرے
بشئے اندہ سب دور ہووے اور پاپ تاپ کا ناش کرے

(خیر سے شاہ کے بارہ ماسہ کی سنگت مین گانا چاہیے)

بارہ ماسہ

(۱) اساڑہ آسا جگ کی چھوڑ سُکھہ نہین اس مین فرا	جسنے جگت کی آس کی وہ انت رو رو کے مرا
آسا جو چاہے اوسکی کر جسنے جگت پر گھٹ کیا	کل دنیا چھوڑ دے جب ہنس تج دیہہ جلدیا
(۲) ساون سمجھہ سنسار سُپنا کوئی جہان اپنا نہین	بھائی بند ہو دہن قبیلہ چھوڑ جاوے تو یہین
اگیان کی کالی گھٹا مین کیون پھرے تو گرجتا	کال چکر پھرے ہے سر پر کیون نہین تو سمجھتا
(۳) بھادون بھائی جب پاپ کا اندھیر گھٹ مین چھا رہا	بھول رستہ دہرم کا تو گھور نرک مین جا رہا

ملہ اُمید سے چھوڑنا سے بدن۔جسم سے ہے سبھی حالت سے موت کا چکر ۵

ایسی اندھیاری رَین مین تو گیان دیپ پرکاش کر

(۴) آنسون مین آنسو تو بہا جو وقت پاپون مین دیا

حالت تیری جب ایسی ہووے مانگ الشیور سے یہی

(۵) کانگ کلہاڑا کال سر پر ایک دم نہین لاویگا

جیسے اکیلا آیا جگ مین ویسے اکیلا جاویگا

(۶) سنگ سڑا سو جال دنیا اور کچھ سوجھے نہین

گھٹ کی پٹی کھول دیکھو کھل رہا اک کیا چمن

(۷) پوہ پوڑی پریم لاکر برہم منزل کر گمن

بیٹھے بیڑی کاٹ من سے گھٹ کی تو پرتال کر

(۸) ماگھ مایا جال بھاری جو ہے گھٹ پر چھا رہا

نہین دور پیارے گھٹ ہی بھیتر برہم لوک سما رہا

(۹) پھاگن پھنسا پھانسی بشون مین رات دن بھرمے پڑا

کھیل کود اور مستی مین کیون عمر پیاری کھو رہا

(۱۰) چیتر چاہ اُس رب کی چھوڑی جو پرم سکھ سار ہے

من لگا اُس برہم مین جو انت اپرم پار ہے

(۱۱) ہی سا کھ بسرے سب تیرے سے جسکو اپنا کہہ رہا

اس سرائے دنیا کے بھیتر تو مسافر رَین کا

(۱۲) جلیٹھ جوت سے جسکی پیارے بس رہا سنسار ہے

اِس لوک اور پرلوک مین پھر برہم لوک مین با بس کر

سچے من سے رو تو اوس پر گھٹ کرم جو ہے کیا

اَے ہری تم ہو سہائی تکلیف یہہ نہین جا سہی

بھائی و مِتر پیار و نسے جھٹ پٹ تجھے بسرادیگا

دنیا کا سب مال پدارتھہ یہین پڑا رہجاویگا

چھپ رہا ہو رتن گھٹ مین اوسکو تو بوجھے نہین

جہان برہم جوتی سروپ ستگرو آپ کرتے رمن ہین

دل کے شنشے سب مٹا کر آپ جپے تو کر دمن

بے بہا رتنون کو پا کر خود کو مالا مال کر دیا

اس کو کاٹا پہلے جسنے برہم لوک مین جا رہا

دکھتا تجھے نہین اسلئے جو پاپ اندہ یہہ چھا رہا

کیون ہوا مستی اندہ پیارے کال سر پر ہے کھڑا

جاگ لے ہری پریم رس کس نیند مین تو سو رہا

چاہ مین ڈوبا جگت کی اَنت جو دکھ بھارت ہے

شانتی داتا مکتی داتا دکھ کاٹن ہار ہے

جنکی خاطر دکھ بھاری سر پہ اپنے سہہ رہا

شرن آ اُس برہم کی جو سفر چاہے چین کا

انند کا گھر ہے بنا شک سکھ کا بھنڈار ہے

---

۱ چراغ ۲ اس جنم اور اگلے جنم ۳ جہان نور الٰہی ہے ۴ بڑے کام ۵ مددگار ۶ اسباب ۷ جواہر ۸ دل ۹ [illegible] ۱۰ [illegible] ۱۱ [illegible] ۱۲ [illegible] ۱۳ [illegible] ۱۴ [illegible] ۱۵ [illegible] ۱۶ دور کرنے والا

داس گو بند کی یہی اب بنتی بار مبار ہے | اے ہری تو شرن اپنی اسی مین اودہار ہے

ابیات "یعنی کافین"

ا — اہنکار کا دہیان دہر تو جا کے دہیان من تیرے دہیر آوے
سب پاپ جنجال کٹ جائین تیرے نہین دکہہ بہے جال کچہہ پاس آوے
دہیان آکہنڈ راس پرم جوت کا کال کو کال مہا کال بہائی
رہیگا وہی جن سرشٹ پیدا کری اور سب چیز کو کال کہا ئی

ب — بیراگ کر بشون سے تو ہے بشون کا جال بکرال بھائی
بشون کی باگ دے گیان کے ہاتہہ مین یہی بیراگ تو جان بہائی
بشے بلوان ہون بدہ اور گیان پر کرین سنسار مین خوار بھائی
پرم پرکاش آنند سے موڑ کر دکہہ کی اندہ مین دین ٹہائی

پ — پریم مین اس پرم بہوت کے تو پرم سکہہ آنند کو جان بھائی
پیا پریم پیالہ ہوا مست وہ تو سب کال کے تراس سے چہوٹ جائی
پرم آنند کے پریم کو چہوڑ کر اور سب پریم مین دکھدائی
جگت سو جال مین پہرے جو بہرمتا بہرم کی اندہ مین بہول جائی

ت — تیاگ تو خودی اہنکار بندے۔ ہے خودی یہہ پاپ کا مول بہاری
خودی کی کیچ کو مغز مین ڈالکر۔ دہرم کی بدہ سب جائے ماری
[illegible] مت اپنے تو آپ آدا ور انت کو یہی ہے گیان کا تیر کاری

آد بیترا ایک سڑی ہوئی بوند ہے۔ انت ہے دہول اور خاک چہاری

ٹ — ٹار کر ہردہ سے کپٹ کی میل کو برہم کے دہیان مین من لگا وے
جنم اور مرن کے بہرم سے چہوٹ کر گیان آنند کا تتو پاوے
پرم جو سار ہے جگت برہمانڈ کا اُسے کیون ڈہونڈنے باہر جاوے
ہردہ کی آنکہہ سے پاپ کا کیچ تج کا ہے گہٹ بیچ نہین کہوج لاوے

ث — ثابتی رکہہ ایمان کی تو اِس ثابتی سے وہ رتن پاوے
جس رتن کو پائے ہو دہنی ایسا۔ سنسار کے رتن کی بہو کہہ جاوے
اس رتن کو چہوڑ سنسار کے رتن مین سکہہ آنند نہین چین پاوے
بہرم کے جال مین پہرے تو بہرمتا۔ بہرم ہی بہرم مین جنم جاوے

ج — جان لے جگت سنسار سُپنا جہان انت کوئی ساتہہ نہین دیوے تیرا
محل دہن مال گہربار کو چہوڑ کر مڑہی یا گور مین ہووے ڈیرا
بہائیون بندہون مترون سے اب چارونطرف سے رہے گہیرا
قبر کی کوٹہڑی چتا کی راکہہ مین۔ کوئی نہین کریگا تیرے پہیرا

چ — چاہ مین ڈوب اس جگت تو کرے جہوٹہہ پاکہنڈ انیک بہائی
جس مال کے واسطے جال لائے نہین سنگ مین جا تیرے ایک پائی
کیون کوڑیون پر ایمان کہووے۔ اور لوبہہ کی پہانس گل بیچ پائی
اِس لوبہہ جنجال مین اولجہکر تو پرم دُکہہ کے کنڈ مین ڈوب جائی

ح — حکم کے نشے مین مست ہو کر سبہی دہرم انصاف کو بہول جاو

سا عطر۔ جو ہر ئے جواہر۔ ہیرا سے بہت سے۔

مہا کنگال ہے جُرم کو لوٹتے ذرا نہین کرک من بیچ لاوے
ظلم کے لہو اور جبر کے مال سے سُور کیطرح تُو پہول جاوے
کال کی تیغ جب لگے سر تیرے پہ لہو اور ماس سب پہوٹ جاوے

خ — خوب کر دہیان سنسار پر تو۔ سنسار جُون خواب ایک بڑی مایا
یہان آوین لاکہون اور جاوین لاکہون نہین انت کوئی یہانپر ن پایا
جو پرم تہے متر اور بڑے دردی۔ جن دکہہ مین تیرے آتی دکہہ پایا
سب صورتین خاک مین چہپ گئین وہ۔ جون چہپے ہے برکہش کے سنگ چہایا

د — دمن کر اندریان دسون پیارے۔ نہین کوئی بہی پاپ کی طرف جاوے
اس دمن سے چین جب پاوے ہردہ۔ تب برہم اکہنڈ کا دہیان لاوے
اس دہیان سے پاویگا سُکہہ ایسا۔ کہ دُکہہ سنسار سب چہوٹ جاوے
باشنا جال بکرال سب بہسم ہو۔ برہم کے لوک مین باس پاوے

ڈ — ڈس لیا پاپ کے ناگ نے جب۔ پہر سُکہہ اور چین تو کہان پاوے
خواہ مال کے ڈہیر اور محل ماڑی رچے۔ خواہ پہول کی سیج پر لیٹ جاوے
جہوٹہہ چہل جعل کی بیڑی مین بیٹھکر۔ کہان تو سکہہ کے راگ گاوے
بیڑی ملاح اور مال سارا اب دیکہتے دیکہتے ڈوب جاوے

ذ — ذکر مت چہوڑ تو ست اور گیان کا۔ گیان کے ذکر سے گیان آوے
چہوڑ تو ذکر سب جہوٹہہ جنجال کا۔ جہوٹہہ سے گہور اگیان چہاوے
جہانتک ہوسکے گنون کا خیال رکہہ نہین عیب مین جگت کے دہیان لاوے

گنون کو چھوڑ جو عیب کو ڈھونڈتا۔ عیب کے پھند مین لپٹ جاوے

ر ــــ راجا مہاراج اس جگت برہمانڈ کے۔ سروپنہ جنہون کے چھتر چہائی
بڑی سی فوج سامان تھے سنگ مین۔ بڑے سے قلعے اور کوٹ کہائی
راج اور پاٹ کے نشے کی اندہ مین۔ کچھہ نہین جنہون کو دے دکھائی
کال نے سبہون کے سرون کو توڑ کر۔ کر دیا دہول اور خاک چہائی

ز ــــ زندگی پانی کا بلبلہ ہے۔ جو پہوٹتے نہین کچھہ دیر لاوے ؎
کیون کہووے اس عمر کو پاپ مین تو۔ پہر انت مین بڑا افسوس کہاوے
جس مال کے واسطے جال لائے۔ سب چہوڑ کر یہین تو چلا جاوے
وہ جال گل بیچ پین رہین تیرے۔ اس لوک پرلوک مین دکھہ پاوے

س ــــ سنبھلے تو گہٹ بیچ پیارے۔ سنسار دن رین کا ہے بسیرا ؎
جان لے سار اس بات کو تو یہان ایک دن جاویگا اکہڑ ڈیرا ؎
بہائی اور بندہو اس جگت کے سبھہ لے۔ کوئی نہین دیویگا ساتھہ تیرا
ٹہاٹہہ سنگار سنسار کے چہوڑ کر پہول سا جسم ہو خاک تیرا ؎

ش ــــ شکر کر پرم کرتار کا تو۔ ہر سکھہ اور دکھہ کے بیچ بہائی ؎
مت سکھہ مین اتی بدمست ہو تو۔ مت دکھہ کو دیکھہ غم ڈوب جائی
چلا جا سچ ایمان کی راہ پر ایک جگدیش سے دہیان لائی ؎
مت سکھہ کی چاہ اور دکھہ سے خوف کر او نہونکو جان جون دہوپ چھائی

ص ــــ صبر کر اس دہن مال پر تو۔ جو سچے ایمان سے ہاتھہ آوے

جو دہرم کو کہوئے کر دہنی ہووے وہ دکہہ جنجال مین ڈوب جاوے
تج انصاف کو چہوڑ کر تو جو مال حرام پر دہیان لاوے
بہرم اگیان کے کنوئین مین ڈوب کر پاپ اندہیر مین جان جاوے
ض — ضرور کر غور بہائی۔ کیون پاپ کی نیند مین پڑا سووے
جہوٹہہ پاکہنڈ کے جال مین بہر مستا۔ جنم انمول کیون مفت کہووے
کال تلوار سر پر تیرے پہر رہی۔ کہان اندہیر پا کہان ڈہووے
بولتے بولتے کرے دہر سے جدا سر پڑے افسوس پران کہووے
ط — طلب مین مال اسباب کے تو۔ نت رچے ہے پاپ پاکہنڈ نیارے
کسیکی راہ مین جہوٹہہ کا جال دہر۔ کسیکی بدہ مین بہرم ڈار سے
چوہا بن کتر تا گانٹہہ تو کسیکی۔ سانپ کیطرح تو ڈنک مارے
گڑہا تو کہودتا کسیکے واسطے۔ کنوئین مین گرے سر الٹ پیارے
ظ — ظلم کی راہ مت جاؤ بندے۔ ہے ظلم کی راہ مین دکہہ بہاری
چلے جو ظلم کی راہ بہائی۔ دے گہور اندہیر مین جان پیاری
ظلم پر کمر لی باندہ تونے۔ اور پاپ کی متی من بیچ دہاری
تو سُکہہ آنند کی کرے آسا۔ بہے دکہہ مین کٹے گی عمر ساری
ع — علم پڑہ کر تو ہوا عالم۔ پر عمل ایک بات پر نہین لاوے
مت جان عالم ہے گدہا تو تو۔ سر بوجہہ کتاب لے چلا جاوے
پڑہ شاستر ہوا تو بڑا پنڈت۔ اور کہتا کے راگ سر ٹوٹ گاوے

خود کہتا کی بات سے چلے الٹا۔ کیون کہتا سے جگت کو لوٹ کہاوے

غ — غافل ہوا اُس مال پر تو جو جہوٹ چہل جعل سے ہاتہہ آوے
یہہ مال ہے جال تو سمجھہ پرانی۔ جس جال مین لپٹ جم لوک جاوے
جہوٹہہ۔ چہل۔ جعل ہے ناؤ پتہر۔ جس ناؤ مین بیٹہہ تو ڈوب جاوے
سچ اور دہرم کا پکڑ بیڑا جس بیڑے سے پار تو اُوتر جاوے

ف — فکر کر تو ذرا سوچ بندے۔ یہہ ہنس جگ چہوڑ جب چلا جاوے
یہہ جاہ و حشمت یہہ فوج و لشکر نہین ذرا بہی انت مین کام آوے
کال دریا کے کہڑا تو تٹ پر چلی ہے دہار نزدیک آوے
دیکہتے دیکہتے گرے اسمین۔ نہین صورت تیری پہر نظر آوے

ک — کر دہیان کرتار کا تو۔ جو سبہی سنسار کا رب پیارے
جن رچے برہمانڈ اور کوٹی سورج اور کئے ان گنت ہین چندر تارے
اسکے دہیان سے جہوٹہہ پاکہنڈ اور دور کر ہردہ کے پاپ سارے
پاپ کا روگ جب کٹے گہٹ بیچ سے مٹے ہے دکہہ سنتاپ سارے

ق — قلم کو پکڑ کر پہرے بندے تو قلم قصائی کا کام کرتا
کہین جہوٹہہ اور پاپ کی ہی لکہے۔ کہین کپٹ سے پہرے سر گنگ دہرتا
کہین تو لسا کم کہین دیوے دہوکہہ۔ کہین کوڑیون دہرم نیلام کرتا
نہین پاپ مین سکہہ تو پاوے بندے۔ کیون تو یہہ جنجال مین پہرے مرتا

گ — گل موہ کی پہانس ڈاری تو پہرے سنسار مین مارا مارا

۱ جہنم۔ نرک ۲ بیڑی۔ کشتی ۳ آتما۔ روح ۴ کنارہ۔ ساحل ؎

پر موہ مین دہن گہربار کے تو نت پہرے ہے لوٹتا جگت سارا
موہ سنسار تور کہہ اس جگہہ تک جہانتک رہے چہل پاپ نیارا
جہوٹہہ چہل چھل جو کرے جگ موہ مین پرم سنتاپ مین جا وسے ٹوارا

ل — لعنت اس دہرم ہیدے جو باہر سے تلک اور چہاپ لاوے
باہر سے گئو کبہی ہاتہہ مین پکڑ کر بڑی سی پوجا کے ٹہاٹہہ لاوے
پر کپٹ قینچی رکہہ ہردہ ماہین۔ نت جگت کی گانٹہہ کو کتر کہاوے
اور مال رشوت ہو کہائے موٹا۔ وہ گہور دوزخ کو چلا جاوے

م — مومنون کا کبہیں بندے ایک بڑی تسبیح گل بیچ پاوے
ایک بڑا کرتہ سے ہاتہہ لاٹہی حایث قران کو نت گاوے
اور کرے ہی شور تو حق حق کا۔ پہر حق کی راہ پر نہین جاوے
نہین حق پرستی یہہ جان پیارے جو جہوٹہہ شیطان سے دہیان لاوے

ن — نظر رکہہ مال حلال پر تو اور مال حرام یون جان بہائی
جون شور اور گئو کی آن ہووے یا زہر جو آنت کو کاٹے کہائی
خواہ نام ہندو یا مسلمان ہو۔ یا گون کو پہنکر ہو عیسائی
ہے مہا چنڈال اور بڑا کافر۔ جو جہوٹہہ سے غیر کا حق کہائی

و — واسطے مکت نجات کے تو۔ نت سچ ست سنگ کو دہار بندے
دے کرم تو چہوڑ اب نیچ سارے۔ اور پاپ جنجال کے خیال گندے
نہین ختم ہونگے مے جان من مین۔ اس جگت کے کبہی اسار دہندے

---

۱ پہوکٹ کاروبار۔ جنہین معز نہو۔ یعنی فضول جہوٹے ۔ :

جو جھوٹھہ جہل جعل مین پہرے بہرما - تو مریگا دکھہ سے جان اندھے

۷ — ہری کا دہیان تب ٹہیک ہووے - جب نچ سب باسنا چھوٹ جاوے
مٹے جم تراس سنسار کے سب - اور کال کا پہند سب ٹوٹ جاوے
سنسار بہے روپ مکت ہووے - تیرے ہردہ مین سکھہ آنند آوے
دیا اور گیان کی ملے گدی - سر برہم آنند کا چہتر چہاوے

ی — یاد مین تیری اے ربّ عالم مین سدا آنند کے راگ گاوے
سب جہوٹھہ پاکہنڈ کا ناس ہووے - اور پاپ جنجال سب چھوٹ جاوے
ہے عرض گوبند کی یہی مالک - نت سچ ہی میرے من بیچ چہاوے
سچ ہی بچن اور سچ بیوہار ہو - سچ پرچار مین جنم جاوے

رگمنی کے بارہ ماسہ کی رنگت مین گانا چاہئے
بارہ ماسہ

(۱) چیت چیت مین چتنا بہاری ترسہین ناری دیکہہ من جاری - ہوا دکہہ گامی - تم کرپا کرو مہاراج جگت کے سوامی
اتی پاپ جال من چہایا - کپٹ من بہایا - ست بسرایا - ہوا دکہہ دائی - تم کاٹو یہہ سب جال ہو پرم سہائی
(۲) بیساکہہ بشون کا مارا - ہوا متوارا - پہرڈتی پہکارا - چین نہین پاؤن - اب پڑا شرن تیری آن اور کہان جاؤن
تو جہوٹھہ پہانسی گلے پائی - بڈہی بسرائی - اتی دکہہ دائی - جگت ٹہگ کہاؤن - سب جاوے یہہ جال شرن تیری آؤن
(۳) جیٹھہ جانا نہین تجہے - بہول ہوئی مجہے - تپت نہین بجہے - پہرون جگ مارا - تم دیجو اپنا پریم ہرو دکھہ [illegible]
جہوٹ جال بڑا لایا - جگت بہرمایا - کپٹ من چہایا - سکہہ نہین پاؤن - اب تکو سون جوڑ چرن تیری [illegible]

(۴) آسارہ آس جگت لائی - بدہی بہرمائی - سمجہہ نہین آئی - پہرون اندہیارا - بین تجکے تیرا دوار - اُسے اپرم را لینا جگت پناجان - ہوا اگیان - بہرا ابہمان پائی گل پہانسی - تم یہو آن بچائی - اُسے برہم ابناشی

(۵) ساون مین سمجہہ لے پراٰنی - بہرے ابہمانی - تہوڑی زندگانی کال جب آوے - دہن دولت تیرا کچہہ بہی نہ جاوے دنیا مین اکیلا آیا - جگت بہرمایا - موہ اتی چہایا - پاپ کماوے - سب چہوڑ جگت کے ٹہاٹہہ دہول ملجاوے

(۶) بہادون بیج لے ہرنام - ہوئے نشکام - دہرم کی دہام - چہوڑ چہل بہائی - کیون بیج یا پاپ کی نیند کال چلا آئی پڑے انت موت جب آن - لیوگی پران - کرے حیران - ہووے دکہہ بہاری - نہین بہائی بند ہو تیرا کوئی بچاون ہاری

(۷) اسون مین آس جگ چہوڑ - کپٹ کو توڑ - چہل کا سرچہوڑ - سن چت لائی - جو اسمین دیری کرے انت پچہتائی پالا ہین کہیل گنوایا - ترن مسکایا - بڑہاپا آیا - برف سر چہائی نہین جپیا برہم اپار - پڑا دکہہ پائی

(۸) کاتک مین کال بکرال - اتارے کہال - کرے نہین ٹال - ہاتہہ جب پاوے نہین سچ اور دہرم کام کوئی آوے تو چہوڑ جہوٹ پاکہنڈ - ہوا کیون اندہ - پاوے آنند - جو کپٹ مٹاوے - اور شدہ ہردہ کر - پار برہم کو دہیاوے

(۹) منگسر مین کہوج تو بہائی - تجکے چترائی - بہرم مٹ جائی - اُسے تو پاوے - کہ جسکو پاکر جم کا تراس مٹجاوے وہ پار برہم ابناشی - کاٹ دے پہانسی - ہی سب کے پاسی - دور کہان جاوے - تو اُسکو مگہہ کا نتی مین نہین پاوے

(۱۰) پوہ پوس کرکے بہاری - میل تج ساری - کیون مت گئی ماری - عمر چلی جاوے - جوا ب نہین سنبہلے انت کال پچہتاوے تیرا کال چلانت جاوے - کہان بہرماوے - چین نہین پاوے - تو سن لے پیارے - دنیا سے جاوے دونون ہاتہہ پسارے

(۱۱) ماگہہ موت کا جال اُتی جنجال کرے بیحال - سمجہہ لے بہائی - کیون کپٹ جال کا پہانسا گلے مین پائی یہہ دنیا بن بسیرا - پڑا ایک ڈیرا - نہین کوئی تیرا - چلا یون جاوے - جون صبح مسافر چہوڑ سرا اُٹہہ جاوے

(۱۲) پہاگن مین پہانسی بہاری - بشون نے ڈاری - بدہی سب ماری اُتی دکہہ پاون - بین چہوڑ کے تیرا دوار بہٹک مرجاون گہ بنداس تیرے دوار کہڑا کرتار - جگت بہرتار - اے برہم ابناشی - سب بہسم کرو بہی جال کپٹ کی پہانسی

غزل (اپنی بیوفائی اور آخرین پرارتھنا)

تیرا در چھوڑ اے ایشور ۔ در دنیا کو مین دھیاؤن ۔ ہر دہ مین چھوڑ کر تجھکو ۔ باہر درشن کو مین جاؤن

بسا گھٹ گھٹ مین تو پیارے ۔ ذرا نہین دھیان بہہ لاؤن ۔ تجی پرتال گھٹ کی مین ۔ مکھہ کیلاس کو جاؤن ۔

سنی قران بائبل سب ۔ کتہا سنے کو نت جاؤن ۔ تجا نہین جہوٹہ چھل من سے ۔ بر تہا سب عمر بہرماؤن

بڑی سی مالا لینی ڈال ۔ بڑا سا تلک مین لاؤن ۔ بنا بگلا بہگت ایسا ۔ جگت ٹہگ ٹہگ کے مین کہاؤن

بڑی تسبیح بڑا تمبا ۔ بڑا کرتا بہی مین پاؤن ۔ بنایا بہیس ملا کا ۔ عجب دنیا کو بہرماؤن ۔

تجھے کہہ کر سرب شکتی ۔ ذرا بشواس نہین لاؤن ۔ تجھے کہہ کر سہادیوا ۔ مڑہی پوجن کو مین جاؤن

کپٹ پاکھنڈ دلمین رکھہ ۔ باہر تیرا نام مین گاؤن ۔ سڑا دل جہوٹہہ اور چھل سے ۔ کہان درشن تیرا پاؤن

باہر کے سوانگ سے تجھکو ۔ نہین پایا نہین پاؤن ۔ ہر دہ مین میل جب تک ہے ۔ نہین تیرا مین کہلاؤن

دو تم پریم ایسا اب ۔ عرض ہر دم یہی لاؤن ۔ کپٹ چھل جہوٹہہ تج کر سب ۔ سچائی کو نہ بسراؤن

ہزارون دکھہ اٹہا کر بہی ۔ سچائی سے نہ ہٹ جاؤن ۔ بہروسہ ایک تیرے گہر کا ۔ سچائی پر چلا جاؤن

کوئی نقصان نہ نقصان ہو کسی ڈر سے نہ گہبراؤن ۔ سبہی پاکھنڈ توڑون مین ۔ ذرا بہی بہہ نہین لاؤن

رستہ مین سچائی کے ۔ جگت نندیا جو مین پاؤن ۔ نہ سمجھون نندیا اوسکو مین ۔ درڑ بشواس مین پاؤن

پکڑ کر تیغ ستیا کی ۔ چلا بے دہڑک مین جاؤن ۔ سبہی پاکھنڈ کے سر کو ۔ کچلتا توڑتا جاؤن ۔۔

کہے گوبند اے ایشور ۔ سہارا ایک تیرا پاؤن ۔ کپٹ پاکھنڈ دلنے مین ۔ جنم سب خرچ کر جاؤن

کمترین

گوبند رام سوامی کوہ شملہ

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۰ء

(لاونی) پرارتھنا

اکھنڈ مورت کال جو نی تیرا دھیان نت رہا کرے
موہ جال اور پاپ جال تج شرن تیری من رہا کرے

پرم پتا مین تمکو جانون کبھی نہ من سے بسراؤن
دشٹ سنگ مین کبھی جب مین فرا نہ بدھی بھرماؤن
ست دھرم اور ست کاج سے ذرا نہ دلکو ہٹاؤن
ست سنگ اور شدھ گیان مین سدا ہی دلکو لگاؤن

تیرے ہاتھ کو سونپ جان دل سدا ہی نربھے رہا کرے
موہ جال اور پاپ جال تج شرن تیری من رہا کرے

پرم شکتی مین جان تجھے پھر کبھی نہ دکھ سے گھبراؤن
دھرم روپ مین دیکھون تجکو کبھی نہ من کو بھٹکاؤن
تجھ ماتا کی گود بیٹھکر سدا ہی نربھے ہو جاؤن
گھٹ گھٹ انتر تو بسے اسکو مانج تیرا درشن پاؤن

گیان دھیان مین چنچل من یہ سدا ہی تت پر رہا کرے
موہ جال اور پاپ جال تج شرن تیری من رہا کرے

پاپ کے چھوڑون ستان دو شاد دھرم کی گدڑی پاؤن
پاپ کے توڑون تھال سنہری دھرم کے ٹھوٹھے مین کھاؤن
پاپ کے تیاگون محل حویلی دھرم کی چھپری سر چھاؤن
پاپ کی چھوڑون کھیر کھانڈ اور دھرم سے روکھے ٹکڑ کھاؤن

پریم تیرے کی پی شراب من سدا مست ہو رہا کرے
موہ جال اور پاپ جال تج شرن تیری من رہا کرے

بشے جال بکرال جال کی کبھی نہ پھانسی گل پاؤن
جگ نندیا چرچا مان تیاگ کر تیرے چرن ہی نت دھیاؤن
اس پھانسی کو گل مین ڈالکر پاپ ہار نہین جاؤن
تیرے پریم کی ملون راکھ سر تیرے ہی در پہ مر جاؤن

گوبند داس سب جگت آس تج تیری آس مین رہا کرے
موہ جال اور پاپ جال تج شرن تیری من رہا کرے

گذارش

اب اس کتاب کو اس غرض کے ساتھہ ختم کرتا ہون کہ میری موجودہ زندگی اُس اعلی اخلاقی منزل سے (کہ جسکو یہہ کتاب ظاہر کرتی ہے) بہت نیچے گری ہوئی ہے - اور میرے مین ابتک بہت ایسی بھاری بھاری کمزوریٔن موجود ہین جو مجکو امید نہین ہے کہ تہوڑے عرصہ مین میرا پیچھا چھوڑین - مثلاً پارسائی کے بارہ گو میرے موجودہ خیالات اسوقت کے خیالات سے کچھہ مختلف ہوگئے ہین کہ جو اس کتاب یا دُنیا کی دو بڑی جماعتون کے ایام تصنیف مین تھے - مگر پھر بھی جس پارسائی کو مین اسوقت پارسائی سمجھتا ہُون اسکے موافق بھی میرے پارسا ہونے مین بہت کچھہ کسر ہے - اچھا جسطرح اُس پرم طاقت کو (جو اس تمام لانہایا برہمانڈ کا باعث اور حقیقی بنیاد ہے) منظور ہے اُسیطرح ابتک ہوا ہے - اور آیندہ بھی اُسیطرح ہوگا جسطرح اُسکی مرضی ہے - تمام برہمانڈ اور سب ناچیز مخلوقات اُسکے ہاتھون مین پُتلیون کیطرح کام کر رہے ہین - معلوم نہین کہ وہ پرم مالک آیندہ کو میری زندگی اور خیالات کو کس طرف مین لیجانا چاہتا ہے - لیکن اتنا ضرور یقین ہے کہ جو ہُوا ہے - جو ہو رہا ہے اور جو ہوگا سب اچھا ہی ہوا اور اچھا ہی ہو رہا ہے اور اچھا ہی ہوگا -

اے پرم مالک اس دُعا مانگنے کی کوئی ضرورت نہین سمجھتا کہ "تیری مرضی پُوری ہو" کیونکہ تیری مرضی پُوری ہو رہی ہے اور رہوگی -

نوٹس - مفصلہ ذیل کتب درخواست کرنے پر مصنف سے ملسکتی ہین

"دُنیا کی دو بڑی جماعتین قیمت" " لڑکی بیچ کی کتھا قیمت" - "گلدستہ گیان قیمت" ار محصول ڈاک ذمہ خریدار + دان کتھا اور بیاہ کتھا چھپنے والی ہین مشتاق ناظرین اپنی اپنی

بیاہ کتھا

جسکو

کمترین گوبند رام سوامی کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف

اوفس شملہ باشندہ رانی سکے رائپور

نے

اپنے معزز ہموطنون کے غور اور ملاخطہ کیلئیے

شایع کیا

اور

مطبع متھرا پریس مین منشی رام نراین کے اہتمام سی چھپوایا

(براہ مہربانی اپنے دیگر دستون کو دکھلا دیجئے)

التماس

اے روشنی و اندہیرے ظلم و انصاف - رحم و بیرحمی مین تمیز کرنے والو - قدیم زمانے کی سوئمبری[1] شادی کا آجکل کی اندہا دہندہ کم عمر کٹریون کے بواہ سے مقابلہ کرو - پہر آپکو آسانی سے معلوم ہو جائیگا کہ جن شادیون کو عموماً غمی کہنا چاہئیے وہ آجکل ہمارے ملک مین رواج پا رہی ہین - دس فیصدی تو حسن اتفاق سے اصل شادیان ہو جاتی ہونگی ورنہ نوّے فیصدی شادی نہین بلکہ تمام عمر کا ماتم یا سیاپا ہوتا ہے - پیارے ہموطنون اگر مرد کو دایان ہاتہہ سمجہتے ہو تو عورت کو بایان خیال کرو - انکے سلوک مین اگر فرق کرتے ہو تو صرف اسیقدر کرو جسقدر دائین اور بائین ہاتہہ کے بارہ مین کرتے ہو مردون کی طرف سے جو جو خوفناک ظلم اور بے انصافیان - مستورات کے غریب کمزور فرقہ پر ہو رہی ہین انکو دُور کرنے مین اپنا تمام زور لگاؤ - جس شخص یا جس قوم مین جسقدر انصاف اور رحم ہوتا ہے وہ شخص یا وہ قوم اسیقدر خوش حال اور طاقتور ہوتی ہے - اب مین اس بیان کو زیادہ طول نہین دینا چاہتا - اور اپنے معزز ناظرین کی خدمت مین یہہ عرض کرکے اس غور طلب داستان کو ختم کرتا ہون کہ وہ تمام دکہہ سہکر - بدنامی اٹہاکر - اپنی کل طاقتون کو کل بیہودہ اور ظالمانہ رواجون کے ستیاناس کرنے مین صرف کرین اور میرے بیان مین جہان کہین غلطی یا ناواجب سخت کلامی ہوئی ہو وہ مجہے اپنا ایک چہوٹا بہائی خیال کرکے معاف کر دیوین

کمترین گوبند رام سوامی مقام شملہ
۲۴ ستمبر ۱۹۱۰ء

[1] ایک طریق جسمین عورت ایک جلسہ مین (جو [illegible] الذ منعقد کرتا تہا) خود اپنا خاوند پسند کرتی تہی -

(بیاہ شادی)

پیارے ناظرین شادی ایک بڑا وسیع مضمون ہے مگر اسوقت اپنی تہوڑی سی سمجھ کے موافق اس رسالہ کے ذریعہ آپ صاحبان کی خدمت مین حاضر ہوتا ہون۔ امید ہے کہ آپ غلطی سے درگذر کر کے ہر ایک صداقت پر خوب غور کروگے۔

ایک خاص خواہش کی سیری اور نسل کے قایمی وغیرہ کے لئے نر و مادہ ایک دوسرے کے محتاج پیدا کئے گئے ہین۔

شادی کی ضرورت

دیگر معاملات کیطرح انسان نے اس خاص رشتہ کو بھی اندھا دھند نہین چھوڑا۔ بلکہ۔

(۱) اولاد کی عمدہ پرورش اور تربیت

(۲) سوسائٹی[1] کے انتظام اور امن و امان وغیرہ کو مدنظر رکھکر شادی کے طریق کو ایجاد کیا ہے۔

(شادی کی تعریف)

جب مناسب عمر کا ایک جوان مرد[2] اور ایک جوان عورت۔ (چند نزدیکی رشتون[3] کو بچا کر اور اگر سرپرست موجود ہون انکا مشورہ لیکر) ایک دوسرے کی ذاتی خوبیون یا قوتون وغیرہ پر فریفتہ ہوکر عوام کے سامنے خاوند بیوی کیطرح تمام عمر بسر کرنیکا عہد کرتے ہین تو اس طریق کو شادی یا بواہ کہتے ہین۔

(برات کا اصول)

(۱) اس عہد کی زیادہ پختگی

---

[1] انسانون کا مجمع یا جماعت جو آپسمین ملکر رہتے ہین۔ [2] ڈاکٹری کی رو سے مرد بیس برس اور عورت سولہ سال کی عمر سے کم جوان نہین ہوتی۔ [3] اس سے دو فائدے ہین (۱) بڑے بڑے ڈاکٹرون ڈارون وغیرہ کی رائے کے موافق بہت نزدیکی رشتون سے عمدہ اولاد پیدا نہین ہوتی (۲) دور دور کے لوگون میں ملاپ ہوتا ہے

(۷) اس مبارک موقع کی خوشی اور ضروری امداد وغیرہ کو مدنظر رکھکر عموماً جانبین اور خصوصاً دولہا کی طرف سے جو چند معزز رشتہ دارون اور دوستون وغیرہ کا موجود ہونا ضروری خیال کیا گیا ہے اسکو برات کہتے ہین -

(شادی کے چند بہاری اصول)

(۱) شادی ایسی عمر مین ہونی چاہئے -

(أ) جب شادی کنندہ لڑکا یا لڑکی جوان ہو جائے اور اونکے تمام جسمانی اعضا اور طاقتین وغیرہ پورے طور پر نشو ونما اور پختہ ہو جاوین -

نوٹ مہاتما کیشب چندرسین نے اس بارہ مین تمام ہندوستان کے بڑے بڑے دیسی اور انگریزی ڈاکٹرون کی رائے لی تہی جس پر بعض بعض نے زیادہ بہی تبلایا تہا مگر اس ملکی گرم آب و ہوا وغیرہ کا خیال کر کے اس بات پر سب کا اتفاق تہا کہ گو اولاد پہلے بہی ہو سکتی ہے - مگر تندرست اور لایق اولاد پیدا کرنیکے لئے لڑکے کی عمر کم از کم بیس سال اور لڑکی عمر سولہ سال ہونی ضروری ہے -

(ب) جب دونو اپنی ضروری تعلیم و تربیت وغیرہ سے فارغ ہو جاوین

(ج) جب اپنے نفع نقصان قول و قرار کی اصلیت اور خانگی انتظام کے سمجہنے کے قابل ہو جاوین -

(د) جب اپنے اور اپنی اولاد کی عمدہ پرورش اور ضروری حفاظت کے لئے بذات خود کوئی جایز پیشہ اور ہنر حاصل کر لیوین -

(۲) والدین کا اپنی اولاد کو پرورش کرنا انکو تعلیم وغیرہ دیکر لایق و فایق بنانا سب سے پہلا اور سب سے اعلیٰ فرض ہے - مگر انکی شادی کے بارہ مین اس قدر واجب ہے کہ جب انکی اولاد جوان ہو جاوے تو اونکی دانست مین جہان کہین لایق[۱] سنجوگ معلوم ہو اُسکی بابتہ اپنی رائے

[۱] مناسب عمر و لیاقت کا لڑکا یا لڑکی -

اور دیگر کل حالات سے انکو مطلع کر دیوین - اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے اور پسند کرنیکا موقع دیوین - اگر طرفین رضامندی ظاہر کرین تو شادی ہونی چاہئے - کیونکہ والدین خواہ کتنی ہی دانائی اور ہوشیاری سے لڑکے یا لڑکی کو دیکھین مگر جن دو شخصون کو ایک دو روز نہین بلکہ تمام عمر ملکر بسر کرنی ہے انکو ایک دوسرے کی شکل و سیرت سے واقف ہونا بہت ہی ضروری اور مناسب ہے اگر لڑکے یا لڑکی کو بطور خود دیکھین اپنے لایق لڑکی یا لڑکا معلوم ہو تو وہ کل حال اپنے سرپرستون سے عرض کرین اور جب وہ اس بارہ مین اپنی رضامندی ظاہر کرین تب کچھہ کارروائی ہونی چاہئے عرضیکہ شادی کے بارہ مین والدین کو جہانتک ممکن ہو بطور ایک ہمدرد اور تجربہ کار مشیر کے کام کرنا واجب ہے

(۳) لڑکے یا لڑکی کی صحت جسمانی کو اچھی طرح تحقیق کیا جاسے

(۴) دیگر چیزون کی نسبت ایک دوسرے کی ذاتی لیاقتون اور نیک چلنی وغیرہ کا بہت ہی بڑھکر لحاظ ہونا چاہئے کیونکہ بیوقوف اور بدچلن اپنی بڑی بڑی جایدادون اور دولت راج پاٹ وغیرہ کو برباد کرکے سنہری شاہی نیلے بازارون مین ڈنڈے بجانے لگتے ہین اسلئے علمی لیاقت اور نیک چلنی بہت ہی پائدار جایداد ہے -

(۵) ایک دوسرے کی خوشی اور انتظام خانہ داری کے لئے بہت ہی مناسب اور ضروری ہے کہ صرف ایک مرد[۱] اور ایک ہی عورت بطور خاوند و بیوی بسر کرین

(۶) عمر مناسب ہونی چاہئے - یعنی ایک دوسرے کی عمر مین زیادہ تفاوت نہو - مرد کی عمر عورت کی عمر سے ڈیوڑہی ہونی بہتر ہے ورنہ سوائی سے کم تو نہونی چاہئے

---

[۱] کیونکہ جوانی کی عمر پوری طور پر تجربہ کار نہین ہوتی - اسلئے جوان اولاد کے لئے مناسب نہین ہے کہ شادی جیسے بہاری معاملہ کو اپنے سرپرستون کی صلاح بدون کر لیوے[۱] اسی قاعدہ کی لاپروائی سے ہزارون خاندان اور بڑے بڑے گہر تباہ ہوئے ہین [illegible] ہو رہے ہین جن لوگون نے اس قاعدہ کو توڑا ہے اونہون نے اپنے خانگی امن وامان اور خوشی کو اپنے [illegible] مین ڈالا ہے مگر شہوت کے غلام خانہ بربادی اور انصاف شکنی کی کہان پروا کرتے ہین -

(۷) اگر دونون مین سے ایک مر جاوے اور عمر جوان ہو تو کوئی وجہ نہین ہے کہ باقیماندہ مرد یا عورت (اگر اسکی مرضی ہو) دوبارہ شادی کرنے کا مجاز نہو

(۸) شادی کے مبارک موقع پر نیک کامون مثلاً ہسپتال - مدرسہ - پاٹھ شالہ - جیو رکھشا یتیم خانہ وغیرہ مین اپنے حوصلہ و مقدور کی موافق کچھہ دان دیا جاتا بہت ہی مناسب و ضروری ہے

(موجودہ شادیونکے چند بھاری نقص)

(۱) بچپن مین شادی کیجاتی ہے اس سے جو جو بھاری نقصان ہوتے ہین انمین سے کچھہ ذیل مین درج کئے جاتے ہین -

(الف) جبکہ لڑکے یا لڑکی کو روٹی کھانے اور پاجامے کے ازار بند تک باندہنے کا شعور نہین ہوتا اور وہ صرف مان کی گود مین پیشاب اور ٹٹی کر دیا جانتے ہین تو ایسے وقت مین والدین کا اپنے سوئے[عا] ہوئے بچون کو گود مین اٹھا اٹھا کر آگ کے گرد پھیرا نا اور اس کام پھیرے رکھنا ہرگز ہرگز شادی نہین ہے بلکہ گوڑیو کا بیاہ ہے -

(ب) پھیرون پر جو منتر پڑہے جاتے ہین وہ صرف لڑکے و لڑکی کیطرف سے ایک دوسریکی پسندیدگی اور ایک دوسریکے ساتھہ تمام عمر وفاداری کے ساتھہ عمر بسر کرنیکے بارہ مین قول و قرار ہوتے ہین مگر اس گوڑیون کے بواہ مین (کہ جب لڑکے لڑکی کو پاخانہ کے ہاتھہ دہونے کے ہوش نہین ہوتی اور وہ یہہ نہین جانتے کہ شادی کس جانور کا نام ہے اور پھیرے کس پہاڑ کو کہتے ہین) قول و قرار کیا خاک ہو سکتے ہین - اصل پوچھو تو یہہ لڑکے لڑکی کا بواہ[عا] نہین ہوتا بلکہ پادھاجیون کا ہوتا ہے کہ جوان معصوم بچون کی طرف سے ناجائز طور پر مختار بنکر خود ایسی زبان مین قول و قرار کرتے ہین کہ اکثر اوقات لڑکے لڑکی یا اسکے سرپرستون وغیرہ کو معلوم ہونا تو ایک طرف خود پادھاجیون کو خبر نہین

[عا] کیونکہ پھیرون کا وقت عموماً رات کو ہوتا ہے اور دولہا دلہن بیچارے سو جاتے ہین - [عا] انکا تو جبھی ہوتا کہ جب وہ بالغ ہو کر ایک دوسرے کے ساتھہ خود [illegible] زبان سے اقرار کرتے -

ہوتی کہ ہم کیا بُڑبُڑاہٹ کر رہے ہین - ہان انکو اپنے ٹکے ٹٹورنے کا بیشک بہت بڑا خیال ہوتا ہے -

(ج) اس سے اکثر چھوٹی عمر مین اولاد پیدا ہو جاتی ہے (اولاً) یہہ نام کو تو اولاد ہوتی ہے مگر دراصل چیچک کا کہا جا ہوتا ہے - اکثر تو ساون کی گہاس کیطرح برباد ہو جاتی ہے اور جو باقی رہتی ہے وہ جسمانی طاقت اور دماغی اور روحانی خوبیون کے لحاظ سے بالکل نکمی ہوتی ہے - ایسی اولاد کسی اعلی کام کے ہرگز لایق نہین ہوتی (دوم) اس اولاد کے والدین اولاد کے مان باپ کیا ہوتے ہین وہ ایسی اولاد پیدا کرنیسے خود طرح طرح کی جسمانی کمزوریون اور مہلک بیماریون مین مبتلا ہو جاتے ہین -

(د) بچپن کا زمانہ بہت سی بیماریون کا زمانہ ہے اس زمانہ مین ہزارہا بچے موت کا شکار ہوتے ہین - لڑکی کے مرنے پر لڑکون کی تو دوبارہ شادی ہو سکتی ہے - مگر موجودہ خوفناک رواج کے موافق ہزارہا معصوم لڑکیین ایسی بدھوا[1] ہو جاتی ہین کہ جو ابھی یہہ نہین جانتین کہ شادی کس مہوت کا نام ہے اور بدھوا ہونا کسے کہتے ہین - آہ بیچارے معصوم بچون پر کہیلنے کودنے کی عمر مین ناگہانی مصیبت آن پڑتی ہے - ان معصوم بدھواؤن کا جو پریشان اور مصیبت ناک حال ہوتا ہے[2] اس پر خیال کر کے کوئی سنگدل ہو گا جس کا دل نہ پہٹ جاتا ہو -

(ہ) لڑکا لڑکی اپنی ضروری تعلیم و تربیت سے محروم رہجاتے ہین -

(س) ایک دوسرے کی لیاقت اور عیب ثواب معلوم نہین ہو سکتے - کیونکہ جب تک جوان نہو

---

[1] بیوہ - رانڈ - [2] ہال بدھواؤن کی دردناک حالت کو بیان کرنے کے لئے علیحدہ کتاب چاہئے اچھا کہانے پہننے سے ان بچون کو محروم کیا جاتا ہے - شادی تہوار کے موقعون پر انکو منحوس خیال کیا جاتا ہے بعض مقامات مین ان مظلومون کے سر مونڈے جاتے ہین غرضیکہ کیا کچھہ نہین ہوتا اے ناظرین خوب غور کرو - جس ملک مین ایسے ایسے ظلم ہون وہ ملک اگر اتنک سمندر کے ٹطے مین غرق نہین ہوا یہی تو بڑا تعجب ہے -

تب تک لڑکے لڑکی کی لیاقت و نقص وغیرہ کو پہچاننا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

(ص) اکثر بیچاری کم عمر لڑکیاں اپنی کھیلنے کودنے کی عمر مین بناوٹی بہو[1] بنا کر سسرال کے آہنی پنجرے مین ڈال دی جاتی ہین کہ جہان انکو ایک قیدی کیطرح دن کاٹنے پڑتے ہین جس سے انکے دل و دماغ اور جسم پر بہت برا اثر ہوتا ہے اور بیچاری معصوم پردے کی بندش اور ساس نند وغیرہ کے جبر سے ایک سخت مصیبت مین پہنس جاتی ہین۔

(۲) لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے کے دیکھنے کی اجازت دینا تو درکنار انکو تو اس بات کی بہی اطلاع نہین کیجاتی کہ انہین کس چڑیل یا بہوت کے گلے مین چمٹایا جاتا ہے۔

(۳) والدین بہی بطور خود جیسے چاہیئے ایک دوسرے کے حالات کی پرتال نہین کرتے اگر کوئی گائے بہینس وغیرہ خریدنی ہو تو اکثر خود جاکر سب حال دریافت کرینگے مگر اس بہاری معاملہ کہ جس پر انکی اولاد کی تمام عمر کی خوشی یا مصیبت کا مدار ہے لالچی حجامون اور پروہتون کے اختیار مین چہوڑا ہوا ہے جو اکثر تہوڑے سے لڈو کہا کر یا چند روپے لیکر ہنس کنج و کاگ و مینا کا جوڑا کر کے لڑکے لڑکی کو ساری عمر کے لئے جہنم مین ڈال دیتے ہین۔

(۴) لڑکے لڑکی کی ذاتی لیاقت اور خوبی وغیرہ کا خیال نہین کیا جاتا بلکہ ٹرچی لی اور جائداد کا زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔ لڑکا یا لڑکی خواہ کیسا ہی نالایق اور جگبر[2] ہو

(۵) عمرین بہت فرق ہوتا ہے اکثر دفعہ اونٹ کے گلے مین بلی کا معاملہ کیا جاتا ہے یعنی آٹھہ آٹھہ دس دس برس کی لڑکیون کو ایسے بڈہون کے حوالے کیا جاتا ہے کہ جنہین اگر وہ لڑکیان بابا اور انکے خاوند انہین بیٹی کہکر بلاوین تو بہت ٹھیک ہو۔ اور بعض دفعہ اٹھہ اٹھہ برس کے لڑکون کو ایسی عورتون کا خاوند بنایا جاتا ہے کہ جنکو اگر اونکی بیویان اپنا بیٹا اور وہ اونکو اپنی مان کہکر پکارین تو بہت ہی موزون معلوم ہو۔

---

[1] بہو - یعنی دلہن - جورو [2] نالایق - بیوقوف - بہرہ - گونگا وغیرہ

(۶) مردنے خود قانون بنائے ہین اسلئے اسنے اکثر خوفناک خود غرضی کے جال مین پھسکر اپنے لئے ایک نہین بلکہ کئی کئی شادیان جائز کرلی ہین - مرد تو بھیڑونکے سیوڑ کیطرح عورتون سے گھر بھر کر حسب منشا عیاشی اور شہوت پرستی کرسکتا ہے مگر بیچاری عورتون کے لئے ایک خاوند کے جیتے جی شادی کرنیکی اجازت دینا تو کجا - وہ تو ایک خاوند کے مرجانے پر اوائل عمر اور لا اولاد ہونے پر بھی دوسری شادی کا نام لینے سے نرک کو چلی جاتی ہین - انکو تو جپ تپ اور فاقہ کشی مین عمر بسر کرنی مناسب ہے - کیون نہ جپ تپ تو عورت کے ہی لئے اچھا ہے - اگر رنڈوا مرد جپ تپ سے اپنی عمر بسر کرے تو فوراً جہنم اور کنبھی پات نرک کو چلا جاوے - کیا خوب - کیا قانون اور انصاف اسی کا نام ہے ناظرین غور کرو - اس قانون سے کیا ہی اعلیٰ درجہ کا انصاف ٹپک رہا ہے - اسی انصاف نے تو ہندو سوسائٹی کا بیڑا غرق کرنے مین بہت کچھہ کام کیا ہے -

(۷) ایسے بھی بھڑوے ہین جو اپنی لڑکیون کا گائے بھینس کیطرح نیلام بولتے ہین جو بڑھکر بولی دیتا ہے اسیکے حوالے کرتے ہین خواہ وہ کانا - گنجا - لولا - لنگڑا - کیسا ہی ہو ایسے والدین ہرگز والدین نہین ہین بلکہ اپنی اولاد اور ملک کے اعلیٰ درجہ کے دشمن ہین - یہہ اپنی اولاد کا بھلا کرنے کے بجاے اسکو کنوئین مین دھکا دیتے ہین

(۸) پاٹ شالا - مدرسہ - اسپتال وغیرہ نیک کامون مین دینے کے بجاے - ڈومون بھانڈون کنچنیون وغیرہ مین گھر لٹائے جاتے ہین - لڈو کچوری ناچ وغیرہ مین جائداد گروی ہوجاے گھر دکان بک جاوے اولاد جسکی شادی کی جاتی ہے دردر مانگتی پھرے مگر کم از کم دو دن کے لئے ہمارا ڈیڑہ انگل کا ناک دنیا کو ڈیڑہ ہاتھہ کا نظر آنے لگجاوے یہہ ناک خواہ گوبر ہی کا ہو اور دو دن کے بعد پہلے ناک کو بھی لیکر گرجاوے - مگر شادی کیوقت بیرونی طور پر بناوٹی روغن وغیرہ سے خوب لس لس کرتا ہوا چاہیے

علہ اس خونی رواج کے بدولت دربردہ زناکاری اور اسقاط حمل وغیرہ جو جو گھور پاپ ہورہے ہین وہ ہندو سوسائٹی کو غارت کرنے مین اُن بارودی سرنگونکا کام دے رہے ہین کہ جنسے پہاڑونکو اوڑایا جاتا ہے -

واہ کیا عجب تماشہ ہے !!!

اب اسی بارہ مین ایک لاونی ذیل مین درج کرتا ہون - اسکی شاعری خوبیون سے درگذر کرکے اصل مطلب کیطرف زیادہ دہیان دین -

لاونی بابت اخراجات بیاہ شادی +

دان کہتا تو سُن چُکے ہو بیاہ کہتا سُن لو بھائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

ساری عُمر مر کہپکر پیارے جو کچھہ لوگ کماتے ہین | دو دنکی واہ واہ کیخاطر سبکو پہونک لٹاتے ہین
نا کہاوین نا پہنین اچہا دُکھ سے بہت اوٹھاتے ہین | بیاہ کی خوشی مین اندہے ہوکر دونو ہاتھہ اٹھاتے ہین

اُس وقت تو کچھہ نہین سوجہی پیچھے بڑی مشکل آئی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

علم سکہانے مین لڑکے کے دو پیسے بہی ہین بہاری | بیاہ کرنمین تباہ کرین گھر بار دہن دولت ساری
دو آنے کی پُستک مانگے مچنے لگے ہاہا کاری | چار پیسے ہین فیس کے ایسے جیسے تن مین انگاری

بڈیا مین نہین دمڑی دیوین جس سے عقل ہو چترائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

مات پتا کا پہلا دہرم ہے بِدّیا دان لڑکا کو | بڈہیوان جب لایق ہوگیا بعد اوسکا ساہا دہرنا
برہم چرج کر علم پڑہانا یہی دہرم ہے مکّہہ کرنا | اسنے پہلے بیاہ رچانا دکھہ اوٹہاکر ہے مرنا

بڈیا مین اولاد کی اپنے خرچ کرو جو من آئی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

لوگ دکہاوے کی پوجانے دہرم ست سب ناش کیا | ایک ایک شادی کیخاطر ہے جھوٹ جعل بستار کیا
ایسے خرچ پورے کرنمین سارا جنم برباد کیا | پاپ ڈہیر کی گٹھہ اٹھا کر نرک لوک آباد کیا

ایسے خرچ نہین خرچ ضروری خوب سمجھہ لے تو بہائی

بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی ہے

حاکم سے چپراسی لیکر پرچہ قرقی جب آتا ہے ‖ تہوڑے سے پہر ناک کیخاطر سارا ناک کٹ جاتا ہے
منتر روپ مین شتر و ہوکر پہلے جو آگساتا ہے ‖ ایسے وقت مین سب سے پہلے گڈا اور آتا ہے

بیاہ کیوقت مین کیون نہ بچارا اب آفت سر پر آئی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

شادی مین جب گہر کو لٹاوے پہولا انگ نہ سماتا ہے ‖ پیچھے سے جورو کا گہنا جب بکنے کو جاتا ہے
ایسے وقت مین اپنا بیگانہ کر طرح سے بچن سناتا ہے ‖ کیون بے اندہے گہر بچارا اب کیون آنکہہ چراتا ہے

ایک مال وہین گہر سے جاوے دوجے ہووے جگ ہنسائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

ساہوکار کیا راجا بہاری تباہ ہو گئے مٹ جاتے ہین ‖ گہر بار اور رورتہ بیچکر ایسے بیاہ رچاتے ہین
ایک بیاہ کر ساہوکار سے ای کنگلے بن جاہین ‖ پہر بہی آنکہون پر پٹی باندہکر اسی کنوئین جاہین

جس بیاہ سے ستیاناش ہو شادی نہین ہے غم بہائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

بہت پاپ اور چہل کی موہن مین ہی خرچ سلے پیارے ‖ انہین کے پورا کرنیکو ہم مہتیا جال رچتے سارے
انہین کے پورا کرنے مین ہم دہرم گیان ہین سب بہولتے ‖ انہین کیخاطر ایشور سے مکہہ پہیرین بہٹکتے سنسارے

دہرم کاج مین پائی نہ دیوین انہین کیخاطر سن بہائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

قحط سالی اور مہنگے بہاؤ نے لوگون کو بے حال کیا ‖ ایسے وقت مین بیاہ خرچون نے جدا آن پامال کیا
بہیڑ چال نے اندہا بنا کر سارا ملک کنگہار کیا ‖ ایک سے آگے دو جا ڈوبے ایسا ہندستان کیا

خرچ واجب کی مت ہو دیوے دشمن دتیا د کہلائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ سب بکوائی

بہارت[۱۱] باسی بہت سوچکے اٹھو ذرا جاگو بھائی ۔ دکھہ پاپ کی کالی گھٹا ہے چارو طرف سے گھر آئی
چادر دیکھکر پاؤن پسارو انت[۱۲] کال نہین پچھتائی ۔ ہاتھہ ملو اور رو رو دھوؤ ہاتھہ پھر کچھہ نہین آئی

لو کاچار[۱۳] ی کی بھنگ نے بھری ساری بدہ ہے بسرائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

پڑہکے شاستر کہتا سُنا وین بستے تیاگ[۱۴] بتلاتی ہین ۔ وان پر تشنا[۱۵] اور دکھشنا کے جو پیسے ہم پاتے ہین
جوڑ جوڑ کر گھر مین رکھین بیاہ کاج جب آتے ہین ۔ ساری گٹھڑی وان پن کی بھیشوا بھیٹ چڑہاتے ہین

گوڑرو چلے جب ایسی چال پھر چیلا چال کیسکی جائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

پیداواری تو کمتر ہو گئی خرچ بہار اتنا لایا ۔ ان خرچون سے چور ہوے اب سیدکا تاک مین آیا
رسی جلکر بھسم ہوئی پر فرق بٹے مین نہین آیا ۔ گھر مین چوہے پھرین کو دتے پر بیاہ ٹھٹھہ دگنا لایا

بے عقلی کے بھنور جنگ مین پڑے غوطے ہم سب کھائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

افسوس بڑا اُن لوگون پر جو بدیاوان[۱۶] کہلاتے ہین ۔ ایسی رسمونکی ہجو بدی مین بڑا جوش دکھلاتے ہین
اپنے گھر مین لڑکے لڑکی کا جب ہم بیاہ رچاتے ہین ۔ بے شرمی کا چولا پہنکر پھر چال پر جاتے ہین

گوبنداس کی بار بار ہے یہی عرض سن لو بھائی
بیاہ شادی کے خرچون نے ہے ہاٹ باٹ سب بکوائی

---

[۱۶] مراد آجکل کے بہت سے تعلیم یافتون سے کہ بچپن کی شادی اور فضول اخراجات کے نقصانون کو خوب طرح سے جانتے ہین ۔ مگر خوفناک بے شرمی سے پھر چال کے غلام بنکر اپنی اولاد کی کم عمر مین شادی کر دیتے ہین اور فضول بربادی بخش اخراجات کرنے سے بھی نہین چوکتے ۔

دان کتھا

جسکو

کمترین گوبند رام سوامی کلرک گورنمنٹ ٹیلیگراف

اوفس شملہ باشندہ رانی کے راٸپور

نے

اپنے معزز ہموطنون کے غور اور ملاحظہ کیلئے

شائع کیا

اور

مطبع متھرا پریس مین منشی رام نراین کے اہتمام سے چھپوایا

(براہ مہربانی اپنے دیگر دوستون کو دکھلا دیجیے)

التماس

پیارے ہموطنون - جہانتک میری طاقت مین ہے سچائی اور انصاف کو مد نظر رکہکر دان کے بارہ مین بڑے اختصار کے ساتہہ اپنے خیالات کو آپکی خدمت مین ظاہر کرتا ہون مجکو کسی خاص فریق سے دشمنی نہین ہے - مگر یہہ پوری خواہش ہے کہ جو جاندار جس چیز کا جائز طور پر حقدار ہے - وہی اُسکو دیجاوے - اور اندہا دہند اندہیر چودس جو آجکل پہیلی ہوئی ہے - دور ہو + ایسا دان ہو کہ جسمین دان دینے والے اور دان لینے والے دونون کی سچی بہلائی ہو + میرا مت یہہ ہے - کہ صرف برہمن ہی دان لینے اور دان دینے کا مستحق نہین ہے - بلکہ ہر ایک شخص دان لینے اور دان دینے کا حقدار ہے + دان کی قسمون مین بیشک فرق ہے + امید ہے کہ آپ تمام بیجا طرفداری اور لوکاچاری کو چہوڑ کر اس رسالہ کو پڑہو گے اور اپنی مثال اور کوشش سے سچے دان کی عظمت اور بزرگی کو لوگون پر ظاہر کرو گے

(غور سے پڑہو)

श्लोक

वृथा वृष्टी समुद्रेषु वृथा तृप्तस्य भोजना:
वृथा दान धनाढ्येषु वृथा दीप दिवाकरे॥

(اسکے ارتہہ (معنی) یہہ ہین)

سمندر[1] مین بارش + رجے ہوئے[2] (یعنی سیر) کو بہوجن + دہنوان[3] (دولتمند) کو دان (یعنی دولت وغیرہ کا) + دن کی روشنی مین چراغ جلانا - یہہ سب باتین فضول اور لاحاصل ہین

دان کی تعریف

سچی ہمدردی اور بہلائی کی پاک جوش سے متحرک ہو کر اپنی تمام پاک طاقتون اور پاک کمائی سے کل

جانداروں کی ہر ایک اصلی اور جائز ضرورت میں حتی المقدور امداد کرنا ہی دان ہے[علہ]
(نوٹ) اگرچہ اس تعریف سے حقیقی دان کی بابت سب کچھ عیان ہے مگر پھر بھی زیادہ مشرح کرنے کے
لئے دان کا مقصد اور بھاری بھاری اصول ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

دان کا مقصد

دان میں محتاج کی حقیقی بھلائی مدنظر ہونی چاہئے یعنی جو بیماری یا کمزوری یا نقص
محتاج میں ہو اُس کا ایسا علاج کیا جائے کہ وہ محتاج اُس نقص یا بیماری سے بری ہو کر
سچے معنوں میں لایق ہو جائے۔ اور خود اپنی ذات اور دوسروں کے لئے مفید
ثابت ہووے

دان کے چند بھاری اور عالمگیر اصول

(۱) دھن دولت (یا وہ تمام چیزیں جو دھن دولت سے خریدی جا سکتی ہیں) دان
کرنیکے لئے سب سے اوّل یہہ ضروری ہے کہ ہماری یہہ کُل کمائی پوری سچائی
اور پوری ایمانداری سے پیدا کی ہوئی ہو + جو لوگ ہر ایک قسم کی دھوکہ بازی بے ایمانی
رشوت ستانی اور ظلم سے دولت جمع کرتے ہیں اور اُسمیں سے تھوڑا بہت مندر۔
مسجد۔ اسکول۔ برہم بھوج۔ کتھا بارتا وغیرہ میں بطور دان خرچ کر کے اپنے
آپکو پُن آتما اور دہرم آتما خیال کر لیتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے گمراہ اور شیطان کے
بڑے بھائی ہیں۔

(۲) دان کے لئے اصلی محتاج کو تلاش کرو اور اوسکو وہ چیز دو کہ جسکا وہ جائز طور پر
محتاج ہو بے علم کو علم۔ بھولے ہوئے کو راستہ۔ لڑتے ہوؤں کو صُلح کرنیکی نصیحت

علہ کیونکہ ایک دریادل اور حقیقی پُن آتما برہمن وسیلہ وغیرہ کسی خاص فرقہ کو ہی دان کا
مستحق نہیں سمجھتا بلکہ تمام نوع انسان اور چرندوں پرندوں وغیرہ کو بھی دان اور ہمدردی کا
حق دار جانتا ہے۔

نالایق کو لیاقت - کام چور کو کام کرنیکی نصیحت - بزرگون عالمون اور نیکون کو ادب اور تعظیم + چور - جعل ساز - دھوکہ باز کو کوڑے اور جیلخانہ اور ضروری نصیحت اصلی لاوارث بھوکے کو بھوجن - پیاسے کو پانی بیمار کو دوائی وغیرہ وغیرہ دان کرنا اچھا ہے اگرچہ اپنی اپنی جگھہ سب دان درست ہین مگر کسی جاہل نالایق کو دیا دان اور لایق - اور اس سے بھی بڑھکر کسی بدکار - دہوکہ باز رشوتی کو حق پرست اور ایماندار پارسا بنا دینا بہت ہی اعلی درجہ کا دان ہے

پیارے ناظرین دان کی تعریف اور اصول دوم سے آپ بخوبی خیال کر سکتے ہین کہ دان کرنا صرف اُنہی لوگون کے حصہ مین نہین آیا کہ جو دنیوی لحاظ سے بڑے مالدار اور ساہوکار خیال کئے جاتے ہین + بلکہ قدرت نے اُن لوگون کو بھی دان کرنیکا حق بخشا ہے کہ جو دُنیاوی دولت مرتبہ وغیرہ کے لحاظ سے بہت ہی نادار اور مفلس سمجھے جاتے ہین - جہانتک مین نظر دوڑاتا ہون - دنیا مین تقریباً ہر ایک شخص کسی نہ کسی قسم کا دان لینے یا کرنیکی قدرت رکھتا ہے - کوئی دولت دان کر سکتا ہے مگر گیان دان کا محتاج ہے - کوئی گیان کا دان کر سکتا ہے مگر بھوجن و بستر وغیرہ کے دان کا مستحق ہے - وغیرہ وغیرہ

معزز ناظرین - دان کرنا بہت ہی اعلی درجہ کا کام ہے مگر یہہ فرض عمدہ طور سے ادا کرنا بہت مشکل بھی ہے - اس بات کا خیال کر لینا بہت ہی ضروری ہے کہ فلان جاندار

لہ ایمانداری - سچائی - اعلی صفات وغیرہ کا دان اس سبب سے بہت ہی بڑھکر ہے کہ ایک حق پرست پارسا اور ایماندار آدمی (جو دنیوی دولت کے لحاظ سے بہت کچھہ مفلس اور دُنیوی علم کے لحاظ سے بہت کچھہ بے خبر ہے) اپنے اور دنیا کے لئے پھر بھی بہت ہی مفید اور برکت دہ ہوتا ہے + اور اسکے برخلاف اگر ایک شخص بدکار - جھوٹھا - رشوت خور دہوکہ باز ہے تو اسکے پاس جسقدر زیادہ دولت زیادہ علم (مراد دماغی علم سے) ہوگا وہ اُسیقدر اپنے لئے اور دنیا کے لئے زیادہ خوفناک اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے + اسلئے ہر ہم گیان اور دیگر الہی صفات کا دان سب دانون سے اعلی و افضل ہے

کِس قسم کے دان کا مستحق ہے ۔ اندھا دُھند دھن دان کو دہن ۔ رَجے ہوئے کو اشٹ کار
کی روٹیاں اور سرادون کی کچوریاں وغیرہ + کانون کے مرض والے کو آنکہون کے
مرض کی دوائی ۔ اور آنکہون کے بیمار کو کانون کی دوائی وغیرہ وغیرہ دان کرنا بجائے
فائدے کے اعلیٰ درجہ کے نقصان پیدا کرتا ہے ۔ ہمارا ملک اسی اندھا دھند کے باعث
بہت کچہہ تباہ ہوچکا ہے اور اب ہو رہا ہے ۔

یہان پر یہہ بات بھی جتلا دینا ضروری خیال کرتا ہون کہ دَھن دان خواہ گیا اور
کدار ناتہہ کے پنڈے یا سیّد ۔ مولوی ۔ پیرزادے ۔ پادری ۔ پروہت
گرو وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کسی ذات برن اور رہبس انگ کے ہون دھن دولت
یا اُن تمام چیزون کے دان کے جو دولت سے خریدی جاسکتی ہین کسی صورت مین
حقدار نہین ہین ۔ مگر کلُ بہوکے یا مفلس بھی بھوجن بستر دہن دولت کے دان کا
کرتاق نہین رکہتے بلکہ نصیحت کے دان کے حق دار ہین اس قسم کے مفلسون کی موٹی
موٹی تفصیل یہہ ہے ۔

(الف) وہ تمام مسٹنڈے کہ جنکو گیان دہیان اور علم الٰہی کی تو ذرا بھی سوجہہ نہین ہے
مگر جو گہر کے جائز کام چہوڑ چہوڑ کر بہیک کی روٹیون پر کمر باندہ لیتے ہین ۔ اور ملک کو
کسی صورت مین کسی قسم کا فائدہ پہنچانے کے بجاے اُلٹا تکلیف کے باعث ہو جاتے
ہین ۔

(ب) جنہون نے مانگنے کہانے کو باپ دادون کا پیشہ خیال کیا ہوا ہے ۔ اور دان
پن اور بہیک کی روٹیون کو صورتِ گزارہ بناکر کام چوری اور افلاس کا چولا پہن
رکہا ہے ۔ اور جائز محنت کرکے کسی صورت مین مُلک کو فائدہ نہین پہنچاتے

(ج) جو کسی قسم کی بدچلنی ۔ مثلاً رنڈی بازی ۔ جوا بازی ۔ نشہ خوری وغیرہ کرتے
ہین یا اپنی بے رحمی اور خون خواری یا ذائقہ سے بیگناہ انسانون یا غریب بے ایذا

چرندون پرندون وغیرہ کی تکلیف کے باعث ہین۔

نوٹ مندرجہ بالا قسم کا بھوکون کو بھوجن بستر[1] دہن دولت وغیرہ دان کرنے سے خصوصاً انکو اور عموماً تمام ملک کو سخت نقصان ہوتا ہے۔ یہہ دان کے مفتی[2] ٹکڑے کھا کھا کر سست پست ہمت۔ کاہل۔ آرام طلب۔ اور اسی لئے دن بدن زیادہ سے زیادہ ذلت اور خواری مین مبتلا ہوتے جاتے ہین + اور ملک اوّل تو اُس فائدہ سے محروم رہتا ہے کہ جو اُنکی جائز محنت سے اسکو حاصل ہوسکتا تھا۔ دوم اُنکی دیکھا دیکھی اور سیکڑون محنتی لوگ اپنی جائز کام چھوڑ چھوڑ کر دوسرون کی کمائی کے سہارے پڑ جاتے ہین اور ملک مین کام چورون۔ نشہ بازون اور بدکارون کے جھنڈ کے جھنڈ پیدا ہو کر (" آپ تو ڈوبے ہین بھجن۔ تجھکو بھی لے ڈوبین گے ") کے مثلہ کے موافق اپنی اور ملک کی تباہی کا باعث ہوتے ہین۔

عموماً مندرجہ ذیل قسم کے مفلس بھوجن بستر دہن وغیرہ کے دان کے مستحق ہین۔

(الف) وہ اندہے لنگڑے اور اپاہج وغیرہ کہ جنکا کوئی وارث نہین ہے اور جو اپنی محنت سے اپنا گذارہ کرنیکے بالکل نا قابل ہین۔

(ب) جو جائز محنت تو کرتے ہین مگر چھوٹے چھوٹے بال بچون یا ضعیف اور بوڑھے بزرگون کی زیادتی کے باعث اپنا کافی گزارہ نہین کر سکتے۔

(ج) وہ آتم گیانی کہ جسنے سنسار کو دہرم گیان اور راہ راست کا اُپدیش دینا ہی اپنا مکھ کام بنا رکھا ہے۔

نوٹ زیادہ طول دینا نہین چاہتا معزز ناظرین زیادہ مستحقون کو حسب موقع خود معلوم کر سکتے ہین۔

---

[1] کپڑا۔ پارچہ۔ [2] ناظرین غور سے انکی حالت اور چال چلن پر غور کر لو آپکو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ مفت کا مال انسان کو کیسا کچھہ ذلیل۔ اور پست ہمت۔ بدکار اور حلوائی کی دُوکان کا چیوٹرا بنا کر تباہ کرتا ہے + پس جو لوگ انسان کو مفت خورہ بنا کر اسکی تباہی کے باعث ہوتے ہین وہ درحقیقت ثواب کے مستحق نہین بنتے بلکہ عذاب کے حقدار [illegible] تے ہین۔

۴ دان کا تیسرا اور بہاری اصول یہہ ہے کہ دان محض سچی ہمدردی سے اپنا ایک اعلی فرض جانکر دیا جاوے اور اسمین کسی قسم کا ڈر - لالچ - ناموری کا شوق لاحظہ رشتہ داری وغیرہ کا بالکل خیال نہ ہو -

جو لوگ اس خیال سے دان کرتے ہین کہ لوگ ہمکو بُرا کہین - یا فلان شخص سے فلان وقت مین ہمارا فلان کام نکلے گا اسکو دان اور نیوتہ دینا چاہیئے - وہ محض دہوکہ بازدان کے اسرارون سے بالکل بے خبر اور دان کی اعلی برکتون سے محروم رہتے ہین + سچی ہمدردی - نیک نیتی - کا اصول تمام دہرم اور دان ہی کی جان ہے اسکو دل مین رکہکر اگر ہم کسیکو کوڑے لگائین - جیلخانہ مین بہیجدیون - سنکہیا کہلا دیوین چہال گوڑہ کے جُلاب دیدیوین تب بہی ہم بہت ہی دان اور ثواب کا کام کرتے ہین - اور اس اصول کو چہوڑ کر اگر ہم کسیکو لکہی سکر مین گاڑ دیوین تو بہی دانی اور دہرماتما نہین ہوسکتے - جیسے ٹہگ بہی مسافرون کہپہاسنے کے لئے بڑی خاطر تواضع سے پیش آتے ہین اور گہر مین لے جاکر عمدہ عمدہ کہانے کہلا کر رات کو چہری سے ملک عدم کو پہنچاتے ہین اسی بارہ مین ایک عٰنی پہوٹی لاونی ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون -

---

ےلہ لایق والدین اور استاد اپنی اولاد اور طلباء کو انکی بہتری کے لئے حسب موقعہ بُرا بہلا کہتے ہین اور بید کوڑے سے لال بناتے ہین + تو کیا انکو ایسا کرنے سے پاپ ہوتا ہے + ہرگز نہین - کیونکہ انکی نیت نیک ہے +

اور جو چڑا اپنی گائے اور بکرے کو خوب کہلا پلا کر موٹا کرتے ہین - تاکہ بقر عید کے دن اُس بیگناہ کے گلے پر سنگدلی سے چہری پہیر کر زیادہ دام وصول کرے + کیا اُس بے رحم کو عمدہ کہلانے پلانے کا ثواب ہوتا ہے + ہرگز نہین - کیونکہ اسکی نیت بد ہے -

دان پُن

خیال

دان کتہا تو بہت سُنی ہین یہہ بہی ذرا سن لے پیارے
دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سارے

دہنوان کو دان ہے ایسا برسا جیسے ساگر مین ہؤا ہے ۔ ڈالنا جل کا تال مین ہرا جو گہر کی گاگر مین
بدہی وان تو تال کنوین سے پانی بہر لاتی ہین ۔۔ اور موڑہ اندہ ہے بہر سے گہڑونکو جا دینی اوٹہاتی ہین

دان بدہی کو پہلے سوچلے پیچہے دان کرنا ہے پیارے
دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سارے

دہنوان کو دان ہے ایسا ۔ بیک جیسے ہی دین ۔۔ کیون کہو وے تو تیل ہی کو ذرا سچ اپنی من مین
دہنوان کو دان ہے موسم گرمی مین دہوتی ۔۔ یا ہے موسم شیت کال مین لے نکیے کو جہلوانا ۔

دان کرسکے جو جو راہ ہین پہلے سمجہہ لے اسے پیارے
دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سارے

دہنوان لے دان کو تیرے کچہہ بہی خیال نہ لاویگا ۔۔ اور یہہ کا سا اسی ۔ انکو سبین لاکہ سُنا دیگا ۔۔
دان تیرا گہر ایسے مین جہان دہرے ہین گٹہر دولت ۔۔ قدر ایسی پاویگا جیسے رائی سامنے پربت کے

جو شال دوشالے گہر مین دہر کہین اودہنین لیتے دان تہیا پیارے
دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سارے

دانا باغبان باغ مین اپنے دیکہے گر ہیترائی ہے ۔۔ کون بیل سکہدائی او سمین کون برکہش کی کہدائی ہے
دُکہدائی کو کہودکا نکر سکہدائی پہ جاتا ہے ۔۔ پر پانی دیتا ہے اُسمین جو نت سو کہا جاتا ہے

کنول بیل جو جل مین پڑی ہے برتہا پانی مت دے پیارے
دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سارے

بہو کہو نہین بہی اندہا دہند مت دان اپنا برباد کرو ۔۔ کون ہے پاتر کون کپاتر اسکا خوب بچار کرو

جان کپا ترا وسیکو تو جو تیرتھون مین سب کچھہ کہوتا ہے ؛؛ بہنگ - چرس افیون مدہ مین دان تیرا سے کہوتا ہے

یا وہ تیرے دان کو لیکر دیا گہات کرتا پیارے ؛؛

دان جو دیوین دہنوان کو بر تہا دان وہ ہین سارے

تیرتھہ باسی پنڈون مین ہی اندہا دہند مت انکر دہو ؛؛ انکے چلن کو خوب دیکھکر پہلے انکی پہچان کرو

جو کونڈی سوٹا لیے بغل مین بہنگ گہوٹکر پیتے ہین ؛؛ سلفے گانجے کو پہونکین رات دن لڈو بنا نہین کہتے ہین

رنڈی بازی اور مدپان مین دان تیرے کہو دین پیارے

دان جو دیوین دہنوان کو بر تہا دان وہ ہین سارے

ایسے ناشکرے ہین مست وہ دان تیرا جب پاتے ہین ؛؛ کہتے کیطرح پیچھے پڑکر یہہ بہجن سناتے ہین

کیون بے سالے دان کرنیکو گیا تو سوچکر آیا تہا ؛؛ ایسے دان یہان پشیم بر بر گہر سے کو ملیلے لایا تہا

دان پاتر نہین سچے بہانڈ ہین دلین غور کرے پیارے

دان جو دیوین دہنوان کو بر تہا دان وہ ہین سارے

بشئے جال بدکاری کے بہیتر ساری عمر کو کہوتے ہین ؛؛ گالی جھگڑے سے جو کچھہ پاوین نچکرم مین کہوتے ہین

رنڈی سیوا مین ایسے راتدن ڈوم بہانڈ شرماتے ہین ؛؛ پہر مرے گلو لکا پوتہا اٹہا کر دان پاتر بنجاتے ہین

بدکاری جو چاہے بہت سی انکو دان دیوے پیارے

دان جو دیوین دہنوان کو بر تہا دان وہ ہین سارے

دان پاتر مت سمجھہ اوسے جو بنا گیان اپہدوت ہوا ؛؛ جو نہین دیوے پیا اس سے لڑنیکو مضبوط ہوا

گہر کے کام سے گیدڑ بنکر بہیکہ روٹی پر شیر ہوا ؛؛ گیان دہیان مین تنکے جیسا دیہی مین مہتا پہیر ہوا

کام کرودہ کے اگن کنڈ ہین نام سادہو پاوین پیارے

دان جو دیوین دہنوان کو بر تہا دان وہ ہین سارے

گہر سے لڑکر باہر نکلگئے سارے کام پر نظر کری ؛؛ کسی مین محنت کسی مین دقت کسی مین مشکل جان پڑی

بہیکہ روٹ کو ستا پاکر اسیکا پورا دہیان گیا ؛؛ اور گیان تو اندہا دہندہ پر روٹی گیان پان کیا

دان پاترہین کام چور جن نے پیار سے

دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے

مندہاد مُہندہ دانون نے لاکہون لوگونکو بکار کیا۔۔ جدہر دیکہو ہین پہرین پکہنڈی

ایک دمڑی کا گیر دلیکر کپڑونکو رنگواتے ہین۔۔ یا لیکر ایک بڑا سا چمٹا پورے

سُلفا بہنگ جو بکنا چاہے اِن کو دان دیوے پیار سے

دان جو دیوے دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے

صدا پاکہنڈی پہرین بہٹکتے دردر الکہہ جگاتے ہین۔۔ کاروبار سب گہر کے چہوڑ کر دنیا

بغل مین جہولی ہاتہہ مین چمٹا انگ بہبوت رماتے ہین۔۔ لڑنے مرنیکا ہیجن رات دن یا

پاکہنڈ جہگڑا جو زیادہ چاہے دان انکو دیوے پیار سے

دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے

آتم گیان سے ہوے جو سادہو وسکا بہی سنمان کرو۔۔ دیس کال اور کہشودا ماترا دے

پاکہنڈی ابہدوت کو ایسا بڑہی پور بگ کیا نکرو۔۔ کیون پہرتا ہے بہیکہ رٹ پر

ہل پا تہے کو چہوڑا لاکہون ابہدوت بہٹکتے سنسار سے +

دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے

بہت برہمن ہین ایسے جو نیچ کام نت کرتے ہین | سو کسی دو سو کسی سے لے گئے

دان مہاتم بڑے سُناوین آپ کبہی نہین کرتے ہین | اور دونکو کہین دیکہو ہزارون

لوٹے گہر لیپے تال مین ڈالے انکو دان جو دے پیار سے

دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے

دہن سنگرہ کو مُول منتر کرہی جاپ نت کرتے ہین | اُتی کنگلو نکے منہہ سے چہینکر

بہو کہے ان پڑہ برہمن کو وہ ایسا نام سب ہرتے ہین | یہہ تو نہین ہین دان پاتر کیون

خود مطلب کی دان کتہا کو خوب سوچ تے تو پیار سے ہو

دان جو دیوین دہنوان کو برتہا دان وہ ہین سار سے